Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 57

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد ابراہیم سرور

شمارہ 22-23

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

23-30 / جمادی الاوّل 1429 ہجری 29 / ہجرت 5 / احسان، 1387 ہش 29 / مئی 5 / جون 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازئ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنابروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہم لوگ خوش قسمت ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر انعام خلافت کے حقدار ٹھہرے ہیں

ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے

آؤ اور مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہو کر اس خلافت کے نظام کا حصہ بن جاؤ

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع جلسہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی فرمودہ ۲۷ / مئی ۲۰۰۸ء، بمقام Exel یو کے

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے اس مبارک دن پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے یہاں جمع ہوئے ہیں اور ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا کے تمام ممالک کے احمدی بھی اس تقریب میں شامل ہیں۔ اس اہم موقعہ پر میں سب سے پہلے آپ کو بھی اور دنیا کے تمام احمدیوں کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آج ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آپ کے غلام صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی بدولت ایک وحدت کا نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارشوں کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنے وعدوں کے مطابق کیں اس بستی کے نظارے بھی کررہے ہیں جو ایک چھوٹی سی بستی تھی جسے کوئی نہ جانتا تھا آج نہ صرف مسیح محمدی کی بستی کو تمام دنیا جانتی ہے بلکہ اس سفید مینار کو جو اس مسیح محمدی کی آمد کے اعلان کے طور پر اور ایک سمبل کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا دنیا دیکھ رہی ہے اور آج ہم اس تقریب میں اللہ کے پیارے مسیح سے کئے گئے وعدوں کے مطابق اس اولوالعزم اور موعود بیٹے کے ہاتھ سے انجام پانے والے ایک بے آب وگیاہ میدان میں ایک سرسبز پھولوں پھلوں اور درختوں سے بھری ایک بستی کا نظارہ کررہے ہیں۔ آج مشرق سے مغرب کی طرف آنے والے نظارے اور مغرب سے اللہ کے وعدوں کے مطابق اس کی قدرت کا نظارہ کرتے ہوئے خلیفۂ وقت کی آواز کے ساتھ اس کے فضلوں کی بارش کو مشرق میں بھی نازل ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں اور مغرب میں بھی نازل ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں یہ بارش شمال میں بھی برس رہی ہے اور جنوب میں بھی۔ یورپ میں بھی اور امریکہ میں بھی اور افریقہ کے دور دراز ممالک میں بھی یہ ایمان افروز نظارہ ہر احمدی کو توجہ دلانے والا ہے کہ اللہ نے تو اپنے وعدہ کو پورا کردیا ہے اور کررہا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا ہے اور پہنچا رہا ہے۔ خلافت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی تائیدات کے نظارے ہم اپنی ماضی کی تاریخ میں بھی کرتے رہے ہیں اور آج بھی کررہے ہیں۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کی سو سالہ تاریخ ہمارے دلوں کو گرما رہی ہے۔ کیا یہ سب کچھ ہمیں اس بات پر مجبور نہیں کرتا کہ ہم اللہ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اس کے حضور شکر کا اظہار کریں اور آج کی تقریب بھی اس شکر گزاری کے اظہار کے طور پر ہے۔

یہ دن جو خدا نے ہمیں دکھایا ہے جو اسلام کی تاریخ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی جماعت کے ذریعہ ایک نیا اور سنہری باب رقم کررہا ہے۔ پس اس نیت سے اور اس جذبے کے اظہار سے شکرانے کے طور پر اگر ہم یہ تقریب منارہے ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں یہ تقریبات منعقد ہورہی ہیں تو یہ نہ صرف جائز بلکہ خدا کے حکم کے عین مطابق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں عجز ونیاز اور انکساری ضروری شرط عبودیت کی ہے لیکن بحکم آیت کریمہ واما بنعمۃ ربک فحدث نعماء الٰہی کا اظہار بھی ازبس ضروری ہے پھر آپ فرماتے ہیں کہ یادرکھو کہ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے واما بنعمۃ ربک فحدث پر عمل کرکے خدا کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے اس سے خدا سے محبت بڑھتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اللہ کے عاجز بندے بن کر شکر گزاری کا اظہار کریں یہ دن جو آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر خاص اہتمام سے ہم منارہے ہیں یہ ہمیں اس بات کی یاد دلانے والا ہونا چاہئے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے، عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور تمام اوامر ونواہی پر پوری طرح کاربند رہنے کی کوشش کریں۔ پس آج کا دن ایک نیا عہد باندھنے کا دن ہے آج کا دن ہمیں اپنی تاریخ سے آگاہ کرنے کا دن ہے۔ آج کا دن ہمیں اس دن کی یاد دلانے کا دن ہے۔ جبکہ افراد جماعت پر آج سے سو سال پہلے ایک زلزلہ آیا تھا اور آج کے دن سے پہلے ایک دن ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے جماعت کو ہلا کر رکھ دیا یعنی ۲۶ / مئی ۱۹۰۸ء کے روز جبکہ خدا کا پیارا مسیح اس کے حضور حاضر ہوگیا اس واقعہ کی خبر اللہ تعالیٰ آپ کو ایک عرصہ سے دے رہا تھا۔ اور آپ نے رسالہ الوصیت میں اس کا تفصیلی ذکر بھی فرمادیا تھا کہ یہ نہ سمجھنا کہ میرے جانے کے بعد تم سے اللہ کی تائید کا ہاتھ اٹھ جائے گا بلکہ اللہ کے تائیدی وعدے میرے بعد بھی تاقیامت پورے ہوتے رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں اپنی جماعت کو تسلی دیتے ہوئے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:

”یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنّت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہوجائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کرسکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچّائی ظاہر کردیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کردیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کردیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایک عجیب ایمان افروز نظارہ

صد شکر ہے خدایا - صد شکر ہے خدایا

جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کا دن خوشیوں اور مسرتوں اور اللہ کے حضور شکرانے پیش کرنے کا دن تھا اور ہوتا بھی کیوں نہ اس روز احباب جماعت خلافت احمدیہ کے فتح و کامرانیوں سے بھرپور سو سال مکمل کر چکے تھے۔ ۲۷ مئی کے روز جماعت نے دنیا میں ہر جگہ خلافت احمدیہ کے جلسے نہایت شان کے ساتھ منعقد کئے اور اس راہ میں آئندہ کے لئے بھی پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کا عہد کیا۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے خوشیوں اور شادمانیوں سے بھرپور وہ مرکزی تقریب تھی جو برطانیہ میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں منعقد ہوئی اس تقریب میں پہلی مرتبہ نہایت ایمان افروز بات نظر آئی کہ تمام وہ مراکز جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے لے کر تمام خلفاء متمکن رہے ایک ہی تقریب میں باوجود جسمانی دوری کے ایک جگہ اکٹھے ہو گئے اس سے ایک طرف پُرانے بزرگانِ اسلام کی یہ پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ جب امام مہدی علیہ السلام آئیں گے تو ان کے چاہنے والے جو مشرق میں ہوں گے وہ مغرب میں رہنے والے اپنے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور جو مغرب میں رہنے والے ہیں وہ مشرق میں رہنے والوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ چنانچہ النجم الثاقب میں لکھا ہے:

مومن امام مہدی کے زمانہ میں مشرق میں ہوگا اور اپنے بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہے اور جو مغرب میں ہوگا وہ اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مشرق میں ہے۔" (النجم الثاقب جلد ۱ صفحہ ۱۰۱)

اسی طرح لکھا ہے:

امام مہدی کے زمانہ میں اس کے ماننے والوں کی قوت سامعہ اور باصرہ اتنی تیز کر دی جائے گی کہ اگر اس کے متبعین ایک ملک میں ہوں گے اور امام دوسرے ملک میں، تو وہ امام کو دیکھ لیں گے اور اس کا کلام سُن سکیں گے۔" (تحذیر المسلمین صفحہ ۷۰)

یہ نظارہ دنیا نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر نہایت شان سے دیکھا کہ مرکز احمدیت قادیان، ربوہ اور لنڈن تینوں ایک ساتھ جُڑ گئے قادیان سے گونجنے والے نعرہ ہائے تکبیر کی آوازیں لندن کی تقریب میں موجود احباب سنتے رہے اور جواب دیتے رہے ربوہ سے گونجنے والے نعروں کا جواب قادیان اور لندن کی تقریب میں موجود احباب نے دیا اور قادیان، لندن کی تقریب میں موجود احباب نے لندن سے گونجنے والے نعروں کا جواب دیا اور ان تینوں مقامات سے گونجنے والے نعروں کا جواب دنیا بھر کے ۱۹۰ ممالک میں صد سالہ خلافت احمدیہ کی تقاریب میں موجود احباب اپنی اپنی جگہوں پر نہایت شان کے ساتھ دیا اور گویا دنیا کا کونہ کونہ تمام براعظم اور سمندروں کی لہریں اور جزائر کے کونے صحراؤں کے ذرّے اور گھنے جنگلات سب تک ہواؤں کی دوش پر اور برقی لہروں کے ذریعہ اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں پہنچ رہی تھیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام نہایت شان سے پورا ہو رہا تھا کہ

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اس کے ساتھ ہی دنیا نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطاب کے موقع پر ایک اور ایمان افروز نظارہ دیکھا کہ حضور اقدس نے تمام حاضرین سے خلافت کے ساتھ فدائیت اور وفا کا جو عہد لیا تو وہ بھی تاریخ احمدیت میں پہلی بار تمام دنیا کے احمدیوں نے ایک ساتھ مل کر دہرایا گویا ۲۴ گھنٹوں میں سے کسی بھی وقت رات کو دن کو شام کو دوپہر کو اور علی الصبح اور تہجد سے پہلے اور عین تہجد کے وقت گویا ہر وقت یہ مبارک عہد نہایت شان سے دہرایا جا رہا تھا گویا تمام فرشتے مل کر خلافت کے آگے سجدۂ اطاعت بجا لا رہے تھے اور فرمانبرداری کے ترانے گا رہے تھے۔ ہم نے قادیان دارالامان میں دیکھا کہ احمدیوں کے ساتھ غیر مسلم بھائی بھی اس وقت نہایت عزت واحترام کے ساتھ کھڑے تھے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

تمام دنیا میں خلافت کی اطاعت و فرمانبرداری کا ڈنکا دراصل منکرین خلافت کے لئے ایک تازیانہ ہے کہ اب جبکہ تمام دنیا اطاعت و فرمانبرداری کے عہد لے رہی ہے تو تم لوگوں کو بھی مخالفت چھوڑ کر خدا کی اس سچی خلافت کی اطاعت کے تلے آجانا چاہئے ورنہ اس تکبر کی سزا میں خدائی عذاب و گرفت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ۔ (سورۃ البقرہ:۳۵)

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کی خاطر سجدہ کرو تو وہ سب سجدہ ریز ہو گئے سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور استکبار سے کام لیا اور وہ انکار کرنے والوں میں سے تھا۔

اس فرمان الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفۃ اللہ کے آگے سجدۂ اطاعت کرنا ہر شخص پر فرض ہے اور جو انکار کرتا ہے تو وہ متکبر ہے اور متکبر کو اپنی سزا کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ یہی وہ اطاعت ہے جو جنّت کا مستحق بناتی ہے اور اخراج اطاعت اخراج جنت کا موجب بناتی ہے چنانچہ آج وہ لوگ جو اس خلیفۃ اللہ کی اطاعت سے باہر ہیں اگر غور کر کے دیکھیں گے تو ان کے ضمیر اُن کو جواب دیں گے کہ ان کی زندگیاں جہنمی ہو چکی ہیں اور وہ جہنّم کا شکار ہیں۔ خوب سوچئے کہ کیا یہ کم جہنمی زندگی ہے کہ باوجود مسلمان کہلانے کے سب فرقے ایک دوسرے سے دست بگریباں ہوں اور ان جگہوں پر قتل و غارت کریں جنہیں خدا کا گھر کہا جاتا ہے اور جہاں دربار الٰہی میں سجدہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے گویا یہ فعل شہادت دی ہے کہ جب تک تم خلیفہ اللہ کے آگے سجدۂ اطاعت نہیں کرتے میرے دربار میں بھی تمہارا سجدہ لائق ردّ ہے اور جو لقمہ لعنت بنا کر تمہارے منہ پر مارے جانے کے لائق ہے پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو اور خدا کے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہو۔ ذیل میں ہم وہ عہد درج کرتے ہیں جو سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کے روز جوبلی جلسہ سالانہ لندن میں لیا۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريک له
واشهد انّ محمدًا عبده و رسوله۔

"آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین۔ اللھم آمین۔ اللھم آمین

جماعت احمدیہ کا علمی و عملی اعتبار سے یہ عظیم الشان غلبہ اور عروۂ و ثقیٰ کو تھام کر ہماری عالمگیر وحدت دراصل ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ ہم خدائے واحد و یگانہ کے شکر گزار بندے بنیں اور اس کی شکر گزاری یہ ہے کہ ہم خلیفہ وقت کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کو اپنی زندگیوں کا جزوِ لازم بنا لیں تا کہ ہم تا قیامت قائم رہنے والی اس دائمی خلافت اور اس کی برکات کے حصہ دار ٹھہریں۔ (منیر احمد خادم)

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اے خدا اے کار سازو عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
بدگمانوں سے بچایا مجھ کو خود بن کر گواہ
کر دیا دشمن کو اِک حملہ سے مغلوب اور خوار
کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا
مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار
تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار
یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ مَیں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار
اے فدا ہو تیری راہ میں میرا جسم و جان و دل
مَیں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار
لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
مَیں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار
اِس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

خطبہ جمعہ

آج دشمن قرآن اور آنحضرت ﷺ کے نام پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کی یہ کوشش سوائے اس کے بد انجام کے اس کو کوئی بھی نتیجہ نہیں دلا سکتی۔

اس کی اس مذموم کوشش کے نتیجہ میں ہم احمدی یہ عہد کریں کہ آنحضرت ﷺ پر کروڑوں اربوں دفعہ درود بھیجیں اور بھیجتے چلے جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنے اور اسلام اور آنحضرت ﷺ کے چہرے کی روشنی اور چمک دمک پہلے سے بڑھ کر دنیا پر ظاہر ہو۔

یہ اللہ تعالیٰ کی رفیق ذات ہے جو اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے، ان کو ہر نقصان سے بچاتے ہوئے ان کے فائدے کے راستے دکھاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت رفیق کے تعلق میں قرآن مجید و احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالے سے پُر معارف نصائح

سنگو (ضلع پشاور۔ پاکستان) میں مکرم ڈاکٹر محمد سرور خان صاحب کی شہادت کا تذکرہ اور شہید مرحوم کی نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 28/مارچ 2008ء بمطابق 28/امان 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رفیق ہے۔حلیم اور رفیق کے ایک معنی مشترک بھی ہیں یعنی نرمی کرنے والا اور مہربانی کرنے والا۔ رفیق کے ایک معنی ساتھی کے بھی ہیں۔اس کے علاوہ اہل لغت نے اس کے اور بھی کئی معنے لئے ہیں۔ایک معنی اس کے ہیں کہ نقصان نہ پہنچانے والا۔ نہ صرف نقصان نہ پہنچانے والا بلکہ نفع اور فائدہ پہنچانے والا، ہمدردی کرنے والا، رحم کرنے والا، اپنا کام ہر سقم سے پاک اور اعلیٰ کرنے والا اور ساتھیوں کے ساتھ اعلیٰ سلوک کرنے والا اور وہ جس سے مدد لی جائے۔

اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ادراک بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا۔ 9 ستمبر 1903ء کو آپ نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا کہ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ یعنی تمہارے لئے سلامتی ہے، خوش رہو۔ پھر کیونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا (اُن دنوں میں طاعون کی وبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی) تو اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ناموں کا وِرد کیا جائے۔ یَا حَفِيْظُ ، یَا عَزِيْزُ، یَا رَفِيْقُ یہ تین نام بتائے گئے"۔ آپ نے فرمایا کہ "رفیق خدا کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی رفیق ذات ہے جو اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے، اُن کو ہر نقصان سے بچاتے ہوئے، ان کے فائدے کے راستے دکھاتی ہے اور اس کے کام جو ہیں وہ ہر سقم سے پاک ہیں۔ وہ اپنے بندوں کے لئے ایک بہترین ساتھی ہے جو ہر لحہ ان کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی بندوں کی مدد کرتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "بخاری میں حدیث ہے کہ مومن بذریعہ نوافل کے اللہ تعالیٰ کا یہاں تک قرب حاصل کرتا ہے کہ وہ اس کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ کہ جو شخص میرے ولی کی عدوات کرتا ہے وہ جنگ کے لئے تیار ہو جاوے۔ اس قدر غیرت خدا تعالیٰ کو اپنے بندے کے لئے ہوتی ہے۔ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے کہ مجھے کسی شے میں اس قدر تردّد نہیں ہوتا جس قدر کہ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہے اور اسی لئے وہ کئی دفعہ بیمار ہوتا ہے اور پھر اچھا ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی جان لینا چاہتا ہے مگر اسے مہلت دے دیتا ہے کہ اور کچھ عرصہ دنیا میں رہ لیوے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 99۔جدید ایڈیشن)

پس ایک تو عام لوگ ہیں وہ جیسے بھی ہوں اللہ تعالیٰ کی صفت رفیق کے تحت اس کی نرمی اور مہربانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن ایک اللہ تعالیٰ کے وہ خالص بندے ہیں جو خالص ہو کر اس کی عبادت کرنے والے اور اس کو رفیقِ اعلیٰ سمجھنے والے ہیں جس کا سب سے اعلیٰ نمونہ دنیا میں ہم نے آنحضرت ﷺ کی ذات میں دیکھا ہے جنہوں نے اس رفیق اعلیٰ کی صفت کے جتنے بھی معنی بنتے ہیں ان کا فیض پایا ہے۔ لیکن پھر بھی اس رفیق اعلیٰ کے پاس جانے کی تڑپ تھی۔ تبھی وصال کے وقت یہ الفاظ بار بار آپ کے مبارک منہ سے نکلتے تھے کہ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ اور یہ اُسوہ ہے جو آپؐ نے قائم فرمایا تاکہ ہم بھی دنیا پر نظر رکھنے کی بجائے رفیقِ اعلیٰ پر نظر رکھنے والے ہوں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی اس صفت کے تحت کیسا اعلیٰ رفیق اور ساتھی بنتا ہے اور مشکلات سے نکالتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی اس صفت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے الہاماً فرمایا تھا۔ لیکن اس کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں اُس رفیق کی توجہ حاصل کرنے کے لئے، اس کو جذب کرنے کے لئے، اس کی صفت کو اپنانا ہوگا۔

آج جبکہ اسلام مخالف طاقتیں پھر سے سرگرم ہونے کی کوشش کر رہی ہیں، ایک ہی رفیق ہے جس کے ساتھ رہ کر ہم اپنی بچت کے سامان کر سکتے ہیں اور ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اسلام اور آنحضرت ﷺ پر تشدد کی تعلیم کے حوالے سے حملے ہو رہے ہیں اور آج کے دن تو خاص طور پر دشمن اسلام کا بڑا گھٹیا اور ذلیل ارادہ ہے بلکہ یہ اس کا ارادہ تھا۔ تو آج 28/مارچ کو ہالینڈ کا جو ایم پی وِلڈر (Wilder) ہے اس نے یہ اعلان کیا تھا کہ مَیں ایک فلم قرآن اور اسلام کے بارے میں جاری کروں گا لیکن اُس نے یہ فلم کل 27/مارچ کو ہی جاری کر دی ہے اور ایک چھوٹے ٹی وی چینل نے اس کا کچھ حصہ دیا بھی ہے، پھر انٹرنیٹ پر بھی اس نے دے دی ہے۔ جو بڑے ٹی وی چینل تھے انہوں نے تو اس کو لینے سے انکار کر دیا ہے۔ خدا کرے کہ ان لوگوں کو عقل آئی رہے اور وہ انکار ہی کرتے رہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ اس نے انٹرنیٹ پر اس کو جاری کیا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پچھلے خطبات میں بتایا تھا کہ اس نے کسی کے پوچھنے پر یہ اعتراض کیا تھا کہ سورۃ محمدؐ کی آیت 5 کہ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ۔ حَتّٰى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوْا الْوَثَاقَ (محمد :5) پس جب تم ان لوگوں سے بھڑ جاؤ جنہوں نے کفر کیا تو گردنوں پر وار کرو یہاں تک کہ جب تم ان کا بکثرت خون بہا لو تو مضبوطی سے بندھن کسو۔

یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں ہے۔ بہت پرانا اعتراض ہے، مَیں نے پہلے بھی یہ ذکر کیا تھا کہ جنگوں میں یہ لوگ کیا کچھ نہیں کرتے لیکن شرارت ہے اس لئے کہ اس آیت کا جو اگلا حصہ ہے وہ بیان نہیں کرتا کہ جب جنگ ختم ہو جائے تو احسان کرتے ہوئے یا فدیہ لے کر جن کو قیدی بنایا ہے ان کو چھوڑ دو۔ اصل میں تو یہ حکم اس لئے ہے کہ اسلام اس قدر نرمی اور دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کا حکم دیتا ہے کہ تعلیم کا یہ حصہ بتانا بھی ضروری تھا اور یہی کامل تعلیم کا کمال ہے کہ حالات کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ نہ تو اتنی سختی سے بدلے کا حکم ہے کہ ہر بات کا بدلہ دیا جائے اور انسانوں سے جانوروں جیسا سلوک کیا جائے۔ نہ ہی اتنی نرمی کا حکم ہے کہ اگر ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسرا بھی آگے کر دو۔ جس پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ اور اس تعلیم کو ماننے والے سب سے زیادہ بدلے لیتے ہیں۔ یہ ولڈر (Wilder) جو اس تعلیم کا پیروکار ہے، اس کو اپنے گریبان میں بھی کچھ جھانکنا چاہئے کہ وہ کس حد تک اپنی تعلیم پر عمل کر رہا ہے۔

بہر حال اس وقت مَیں قرآن کریم کی اس تعلیم کا ذکر کروں گا اور وہ چند آیات سامنے رکھوں گا جس سے اسلام کے رِفق، حِلم اور عفو کی تعلیم کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے ایک اہم امر کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ احمدی عموماً درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ کئی خط مجھے آتے ہیں جن میں اس کے فیض کا بھی ذکر ہوتا ہے کہ درود شریف پڑھا اور یہ یہ فیض ہم نے پایا۔ خلافت جوبلی کی دعاؤں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعا تسبیح، تحمید اور درود جس میں ہے، وہ بھی شامل ہے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اسی طرح مکمل درود شریف جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں وہ بھی دعاؤں میں شامل ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اور ایک خاص تعداد میں جوبلی کی دعاؤں میں اس کو بھی پڑھنے کے لئے کہا ہوا ہے اور یہ تعداد صرف عادت ڈالنے کے لئے ہے۔ بہر حال احمدی جیسا کہ مَیں نے کہا درود پڑھتے ہیں اور اس طرف توجہ ہے اور احمدی کو یہ توجہ اس لئے ہے کہ اس زمانے میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی اور اس میں خاص طور پر درود شریف کی اہمیت کا بھی ہمیں بتایا ہے جیسا کہ آپ نے مختلف جگہوں پر جماعت کو اس کی تلقین کی۔

ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے، بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن و احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔ قبولیت دعا کے تین ہی ذریعے ہیں، اوّل اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِی (آل عمران:32)‘‘۔ (یعنی اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری یعنی رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرو۔) ’’دوم یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:57)‘‘ (کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم اس نبی پر درود اور سلام بھیجتے رہا کرو)۔ اور ’’سوم مَوھبَتِ اِلٰھِی۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہے۔ اس کے ذریعے سے بخشش ہے۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں)۔ (رسالہ ریویو، اردو۔ جلد 3 نمبر 1 صفحہ 14-15)

پس جب تک درود پر توجہ رہے گی تو اس برکت سے جماعت کی ترقی اور خلافت سے تعلق اور اس کی حفاظت کا انتظام رہے گا۔ لیکن اس وقت جو مَیں نے کہا ہے اور خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ اس وقت خاص طور پر اس حوالے سے درود پڑھیں کہ آج دشمن، قرآن اور آنحضرت ﷺ کے نام پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کی یہ کوشش سوائے اس کے بدانجام کے اس کو کوئی بھی نتیجہ نہیں دلا سکتی۔ لیکن اس کی اس مذموم کوشش کے نتیجہ میں ہم احمدی یہ عہد کریں کہ آنحضرت ﷺ پر کروڑوں اور اربوں دفعہ درود بھیجیں۔ جماعت جب من حیث الجماعت دُرود بھیجتی ہے یا ایک وقت میں بھیجے گی تو اس کی تعداد کروڑوں تک پہنچ جائے گی اور نہ صرف آج بلکہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسی توجہ سے ہم آپؐ پر دُرود بھیجتے چلے جائیں گے تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنے اور اس دُرود کو قبول فرمائے جس کے پڑھنے کا خود اس نے حکم دیا ہے اور اسلام اور آنحضرت ﷺ کے چہرے کی روشنی اور چمک دمک پہلے سے بڑھ کر دنیا پر ظاہر ہو۔

پس آج جب دشمن اپنی دریدہ دہنی اور بدارادوں میں تمام حدیں پھلانگ رہا ہے تو ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اسوہ پر عمل کرتے ہوئے کہ ؎

عدُو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگیں کہ وہ ہمیں اس درود کا حق ادا کرنے کی توفیق دیتے ہوئے آپ ﷺ کے نام کو، قرآن کریم کی تعلیم کو روشن تر کر کے دنیا کے سامنے پیش کرنے کی توفیق دے۔ اپنے آپ کو ہم اس رفیق اعلیٰ میں جذب کرنے والے بن جائیں جو اپنے ساتھیوں کو نہ صرف نقصان سے بچاتا ہے بلکہ ترقیات سے نوازتا ہے۔ پس کیونکہ یہ زمانہ اور آئندہ آنے والا تا قیامت کا زمانہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم یہ دعا کریں کہ اے اللہ! آخری فتح تو یقیناً حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے لیکن ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اسے ہمارے زمانے میں لے آ۔

ہالینڈ کی جماعت کو اس شخص، ’وِلڈر (Wilder) ایم پی‘ پر یہ بات واضح کر دینی چاہئے کہ بے شک ہم قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے اور نہ ہی کبھی ہم قانون اپنے ہاتھ میں لے کر تم سے بدلہ لیں گے۔ لیکن ہم اُس خدا کو ماننے والے ہیں جو حد سے بڑھے ہوؤں کو پکڑتا ہے۔ اگر اپنی مذموم حرکتوں سے باز نہ آئے تو اس کی پکڑ کے نیچے آ سکتے ہو۔ پس خدا کا خوف کرتے ہوئے اپنی حالت کو بدلو۔ بے شک ہم تو خدا کے ماننے والے ہیں، اس خدا کے ماننے والے ہیں جو رفیق ہے اور اس صفت کے تحت وہ مہربانی کرنے والا بھی ہے، ہمدردی کرنے والا بھی ہے، رحم کرنے والا بھی ہے، نقصان سے بچانے والا بھی ہے اور امن سے رکھنے والا بھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہونے کی کوشش کرتے ہوئے ہم تمہاری ہمدردی اور تمہیں بچانے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ اپنی حالت بدلو۔ یہ ایک آخری کوشش ہے۔ اس کے بعد اَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْن کے حکم کے تحت ہم معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں اور وہ اپنے نبی ﷺ کے دین کی عزت و توقیر قائم کرنا جانتا ہے اور خوب جانتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اس انسان کامل ہمارے نبی ﷺ کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں۔ مگر اس خُلق مجسّم ذات نے اس کے مقابلے میں کیا کیا۔ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور ﷺ کے مخالف آپؐ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپؐ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 592۔ زیر سورۃ الاعراف آیت 200)

آج بھی محمد رسول اللہ ﷺ کا خدا زندہ خدا ہے۔ اپنی مذموم کوششوں میں دشمن کبھی کامیاب نہیں ہو گا۔ انشاء اللہ۔ بلکہ ذلیل و خوار ہو گا۔ لیکن ہمارے سپرد جو کام ہے وہ کرتے چلے جانا ہمارا فرض ہے۔ دنیا کو امن دینے کے لئے اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے، دنیاوی ہمدردی کے لئے نرمی سے اپنا پیغام پہنچاتے چلے جانا ہے اور نرمی کا مظاہرہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ ہمیں قرآن کریم میں کیا حکم دیتا ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ سورۃ الشوریٰ کی آیت 41 میں فرماتا ہے کہ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔ اِنَّہٗ لَایُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ (الشوریٰ:41) اور بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کر دے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’بدی کی جزاء اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخش دے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو، کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو یعنی عین عفو کے محل پر ہو، نہ غیر محل پر تو اس کا وہ بدلہ پائے گا۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآنی تعلیم یہ نہیں کہ خوانخواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دی جائے۔ بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہئے کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا۔ پس مجرم کے حق میں اور نیز عامہ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے۔ بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے توبہ کرتا ہے اور بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اَور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اندھوں کی طرح گناہ بخشنے کی عادت مت ڈالو بلکہ غور سے دیکھ لیا کرو کہ حقیقی نیکی کس بات میں ہے۔ آیا بخشنے میں یا سزا دینے میں۔ پس جو امر محل اور موقع کے مناسب ہو وہی کرو۔ افراد انسانی کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ جیسے بعض لوگ کینہ کشی پر بہت حریص ہوتے ہیں یہاں تک کہ دادوں، پڑدادوں کے کینوں کو یاد رکھتے ہیں۔ ایسا ہی بعض لوگ عفو اور درگزر کی عادت کو انتہا تک پہنچنے دیتے ہیں اور بسا اوقات اس عادت کے افراد سے دیوّسی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ایسے قابل شرم حِلم اور عفو اور درگزر ان سے صادر ہوتے ہیں جو سراسر حمیّت اور غیرت اور عفت کے برخلاف ہوتے ہیں بلکہ نیک چلنی پر داغ لگاتے ہیں۔ اور ایسے عفو اور درگزر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سب لوگ توبہ توبہ کر اٹھتے ہیں۔ انہیں خرابیوں کے لحاظ سے قرآن کریم میں ہر ایک خُلق کے لئے محل اور موقع کی شرط لگا دی ہے اور ایسے خُلق کو منظور نہیں کیا جو بے محل صادر ہو۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 351-352 مطبوعہ لندن)

پس یہ ہے اسلامی تعلیم جس پر مخالفین اسلام کو اعتراض ہوتا ہے۔ جنگوں میں جنگ کی حالت ہے تو جس وقت تک جنگ کی حالت ہے اس وقت تک کیونکہ دشمن حملہ آور ہے اس لئے اس کا سختی سے جواب دو۔ لیکن جب جنگ ختم ہو جائے تو پھر ظلم نہیں کرنا۔ قیدیوں کو رہا کرنا ہے۔ پھر اس کے علاوہ اگر معاشرتی مسائل ہیں تو ان کی اصلاح کے لئے بھی یہ دیکھو کہ سختی سے اصلاح ہوتی ہے یا نرمی سے۔ اگر کسی مجرم کو معاف کرنے سے، اس سے نرمی سے پیش آنے سے، اس کی ہمدردی کرنے سے یہ یقین ہو کہ اس کی اصلاح ہو جائے گی اور جو جرم اُس نے کیا ہے وہ مجبوری کی حالت میں کیا ہے، عادی مجرم نہیں ہے تو پھر معاف کرنا بہتر ہوتا ہے کہ اِس سے اصلاح ہوتی ہے۔ لیکن اگر عادی مجرم ہو تو اس کو اگر معاف کرتے چلے جائیں تو پھر معاشرے کا امن برباد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کا بہترین ساتھی ہے، اپنے ان بندوں کا جو عباد الرحمٰن ہیں، جو خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہیں، جو اس کی عبادت میں طاق ہیں، ان کے لئے پھر اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کرتا ہے جو دوسروں کے شر اور نقصان سے ان کو بچائیں۔ ان کو مشکلات سے نکالتا ہے جیسا کہ بیماری کی تکلیف سے نکالنے

کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو الہاماً بھی اس صفت کا اظہار کر دیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بنیادی چیز کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارا مقصد اصلاح ہو۔ اور اس مقصد سے اگر باہر نکلتے ہو تو پھر مقصد نیک نہیں ہے بلکہ ظلم بن جاتا ہے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ کے بندے تو ظلم کا خاتمہ کرنے والے ہوتے ہیں۔

سورۃ شوریٰ کی جو آیت میں نے پڑھی ہے، اس کی اگلی آیات میں مزید کھول کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کا ذکر ہوا ہے۔ فرماتا ہے وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ (الشوریٰ:42) اور جو کوئی اپنے اوپر ظلم کے بعد بدلہ لیتا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن پر کوئی الزام نہیں۔ فرمایا اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (الشوریٰ:43) الزام تو صرف ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی سے کام لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔ فرماتا ہے۔ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (الشوریٰ:44) اور جو صبر کرے اور بخش دے تو یقیناً یہ اولوالعزم باتوں میں سے ہے۔ پہلی بات تو یہاں یہ واضح ہو کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ بدلہ لینے کی اجازت ہے تو قانون اپنے ہاتھ میں لے کر جس طرح چاہو بدلے لے لو۔ اگر مسلمان بھی یہ سمجھیں تو وہ جن کو قرآن کریم کا علم ہے اس کی صحیح حقیقت سمجھتے ہیں لیکن دشمن چونکہ اعتراض کرنے والا ہوتا ہے وہ ان باتوں میں بھی اعتراض نکال لیتا ہے۔ بلکہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اُولُوالْاَمْر کے پاس جاؤ۔ اللہ اور رسول کے بعد اُولُوالْاَمْر کا حکم مانو۔ اس لئے فی زمانہ جو بدلہ لینے کی بات ہو رہی ہے تو اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ قانون کے ذریعہ سے جو بھی بدلہ لینا ہے وہ لو۔ قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے اس سے تو ظلم کے اور دروازے کھلیں گے۔

پس ظلم کا بدلہ اور دفاع قانونی حدود کے اندر رہتے ہوئے لینے کی اجازت ہے اور اسلام کی تعلیم نہ ہی تصوراتی ہے، نہ ایسی ہے جس پر عمل نہ کیا جا سکے۔ ہاں اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ دشمن بجائے اس کے سمجھنے کے اور اور رنگ میں اس کی وضاحتیں کرتا ہے۔ پس اسلام ایک عملی شکل پیش کرتا ہے کہ ہر ایک شخص میں معاف کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا، اس لئے تم اپنے پر ظلم ہونے پر اپنا دفاع کر سکتے ہو لیکن قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر پکڑتا ہے تو انہیں پکڑتا ہے جو بغیر وجہ کے ظلم کرتے ہیں اور ظلم کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق غصب کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں ہر قسم کے اخلاقی، جذباتی، معاشی، معاشرتی، مذہبی وغیرہ حقوق شامل ہیں۔ اور یہ لوگ جو حقوق غصب کرنے والے ہیں یہ معاشرے کا امن برباد کرنے والے ہیں اور دوسروں کو بلاوجہ نقصان پہنچانے والے ہیں بلکہ (ان کا) یہ (عمل) سرکشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خلاف بغاوت ہے۔ ایسے لوگ اگر اپنے ملک کے قانون کی وجہ سے ان ظلموں کے کرنے کے باوجود بچ جاتے ہیں جیسے یہاں آجکل یورپ میں آزادیٔ خیال کے نام پر دوسروں کے جذبات اور مذہبی خیالات یا مذہبی تعلیم سے کھیلنے کی اجازت ہے۔ لیکن ان سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ سب طاقتوں کا مالک ایک خدا ہے جس کے حضور ہر ایک نے حاضر ہونا ہے۔ اس نے سرکشوں کے لئے اگلے جہان میں دردناک عذاب مقدر کر رکھا ہے۔

پھر دیکھیں قرآنی احکامات میں برداشت کی انتہا۔ جبکہ الزام لگانے والے الزام یہ لگاتے ہیں کہ اس میں صبر کی تعلیم نہیں ہے۔ برداشت کی تعلیم نہیں ہے۔ ان آیات میں جو مَیں نے پڑھی ہیں، آخری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک تم بدلہ لینے اور اپنا نقصان پورا کرنے کا حق رکھتے ہو لیکن اعلیٰ ترین اخلاق یہ ہیں کہ تم صبر کرو اور دوسرے کو معاف کرو۔ ان کی بہتری کے لئے کوشش کرو اگر معاف کرنے سے بہتری پیدا ہو سکتی ہے۔ اور اس کی اعلیٰ ترین مثال آنحضرت ﷺ کی ذات میں ہمیں نظر آتی ہے اور تاریخ نے اسے محفوظ کیا ہے۔ مستشرقین بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ جب ایک یہودیہ نے آپؐ کو زہر دینے کی کوشش کی تو آپؐ نے اس کو معاف کیا اور کئی مواقع آئے جب آپؐ اپنے پر ظلم کرنے والوں کو معاف کرتے چلے گئے۔ جیسا کہ مَیں نے جو بھی اقتباس پڑھا ہے اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ پھر اس کی انتہاء فتح مکّہ کے وقت ہوئی۔ جب اپنے پیارے ساتھیوں پر ظلم کرنے والوں کو، اپنے پر ظلم کرنے والوں کو تمام اختیارات اور طاقت آنے کے باوجود لَاتَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہہ کر معاف کر دیا۔ اب بھی دشمن کہتے ہیں کہ اسلام کے احکامات میں سختی ہے اور کوئی انسانی ہمدردی نہیں اور آنحضرت ﷺ نعوذ باللہ رِفق اور حلم کے نام کی کوئی چیز نہیں جانتے تھے۔ آپؐ تو اپنی جان کو اس بات سے ہی ہلاک کر رہے تھے کہ یہ لوگ جو شرک کرنے والے ہیں، جو ایک خدا کی عبادت نہ کرنے والے ہیں، اپنی ان حرکتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نیچے نہ آ جائیں۔ اپنے ان ظلموں کی وجہ سے جو یہ لوگ آپؐ پر اور آپؐ کے ماننے والوں پر کر رہے تھے کہیں اللہ تعالیٰ کا دردناک عذاب ان کو پکڑ نہ لے۔ آپؐ کی اس صفت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء:4) کہ کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کفار کے ایمان لانے کے لئے اس قدر جانکاہی اور سوز و گداز سے دعا کرتے تھے کہ اندیشہ تھا کہ آنحضرت ﷺ اس غم سے خود ہلاک نہ ہو جاویں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں کے لئے اس قدر غم نہ کر اور اس قدر اپنے دل کو دردوں کا نشانہ مت بنا۔ کیونکہ یہ لوگ ایمان لانے سے لاپرواہ ہیں اور ان کے اغراض اور مقاصد اور ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ اشارہ فرمایا ہے کہ اے نبی (علیہ السلام) جس قدر تُو عقد ہمت اور کامل توجہ اور سوز و گداز اور اپنی روح کو مشقت میں ڈالنے سے ان لوگوں کی ہدایت کے لئے دعا کرتا ہے تیری دعاؤں کے پُرتاثیر ہونے میں کچھ کمی نہیں ہے۔ لیکن شرط قبولیت دعا یہ ہے کہ جس کے حق میں دعا کی جاتی ہے سخت متعصب اور لاپرواہ اور گندی فطرت کا انسان نہ ہو، ورنہ دعا قبول نہیں ہوگی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ 226 مطبوعہ لندن)

آنحضرت ﷺ کا تو لوگوں کی ہمدردی میں یہ اُسوہ تھا اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام میں نعوذ باللہ ظلم اور سختی کے سوا کچھ ہے ہی نہیں۔ کیا جنگجو فطرت رکھنے والا اپنے آپ کو اس طرح ہلاکت میں ڈالتا ہے؟ کیا اَنا رکھنے والا اور بدلے لینے والا اپنے پر ظلم کرنے والوں کو اس طرح کھلے دل سے معاف کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ان عقل کے اندھوں کو آنکھوں کی روشنی عطا فرمائے لیکن ہمارا کام اُسوۂ رسول اللہ ﷺ کو سامنے رکھتے ہوئے دنیا کی بھلائی کے لئے دعا کرنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو، بدفطرتوں سے علیحدہ کر دے۔ دنیا جس طرح غلاظتوں میں پڑی ہوئی ہے، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس کا انجام کیا ہونا ہے۔ لیکن ہمارا کام یہ ہے کہ اپنے آقا و مطاع ﷺ کے اُسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے دنیا کی بھلائی اور بہتری کے لئے دعا کریں۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اس نبی کے ماننے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:108) اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آیت کا یہ حصہ ’’اس وقت آنحضرت ﷺ پر صادق آتا ہے کہ جب آپ ہر ایک قسم کے خُلق سے ہدایت کو پیش کرتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ نے اخلاق، صبر، نرمی اور نیز مار، ہر ایک طرح سے اصلاح کے کام کو پورا کیا اور لوگوں کو خدا کی طرف توجہ دلائی۔ مال دینے میں، نرمی برتنے میں، عقلی دلائل اور معجزات کے پیش کرنے میں آپؐ نے کوئی فرق نہیں رکھا۔ اصلاح کا ایک طریق مار بھی ہوتا ہے کہ جیسے ماں ایک وقت بچے کو مار سے ڈراتی ہے وہ بھی آپؐ نے برت لیا تو مار بھی ایک خدا تعالیٰ کی رحمت ہے کہ جو آدمی اور کسی طریق سے نہیں سمجھتے خدا اُن کو اس طریق سے سمجھاتا ہے کہ وہ نجات پاویں‘‘۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 297)

پس آپؐ مجسّم رحم تھے اور آپؐ کا ہر عمل اور ہر نصیحت اس لئے تھی کہ دنیا خدا تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لینے والی بنے۔ وہ ہستی جس کا ہر فعل اور عمل دنیا کے لئے رحمت اور ہمدردی ہو، اس ذات کے بارے میں یہ کہنا کہ نعوذ باللہ وہ ظلم کی تعلیم لائے تھے کتنا بڑا ظلم ہے۔

اس وقت میں بعض احادیث پیش کرتا ہوں جس میں آپؐ کی ہمدردی، نرمی اور رفق کے لئے تڑپ کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم آسانی پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو اور تم بشارت دینے والے بنو، نہ کہ نفرت پیدا کرنے والے۔ (بخاری۔ کتاب العلم۔ باب ما کان النبی ﷺ یتخولہ بالموعظۃ والعلم حدیث نمبر 69)۔ جب آپؐ یہ نصیحت فرماتے تھے تو خود سب سے بڑھ کر اس پر عمل فرماتے تھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ جب کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے ملازمین سے کہتا کہ اس سے صرف نظر کرو تاکہ اللہ بھی ہم سے صرف نظر کرے۔ (قرض کا زیادہ مطالبہ نہیں کرتا تھا) اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس سے صرف نظر کیا۔ (بخاری۔ کتاب البیوع۔ باب من انظر معسرا حدیث نمبر 2078)۔ یہ لوگ وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں سے پھر خاص سلوک فرماتا ہے۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسا بندہ لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟.... وہ جواب دے گا کہ...... اے میرے ربّ! تو نے مجھے اپنا مال دیا میں لوگوں سے خرید و فروخت اور لین دین کرتا تھا اور درگزر کرنا اور نرم سلوک کرنا میری عادت تھی۔ مَیں خوشحال اور صاحب استطاعت سے آسانی اور سہولت کا رویہ اختیار کرتا اور تنگدست کو مہلت دیا کرتا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھے اس بات کا زیادہ حق پہنچتا ہے کہ مَیں اپنے بندے سے درگزر سے کام لوں، میرے بندے سے درگزر کرو۔ (مسلم کتاب المساقاۃ باب فضل انظار المعسر 3887)۔ یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے بھوکے ہوتے تھے۔ اس لئے لوگوں سے بھی نرمی اور رفق کا سلوک کرتے تھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نرمی جس کسی کام میں بھی ہو تو وہ اسے خوبصورت کر دیا کرتی ہے اور جس چیز میں سے نرمی نکال لی جائے تو وہ اسے خراب کر دیتی ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ والاداب۔ باب فضل الرفق۔ حدیث:6497)

جیسا کہ ہم نے پہلی حدیث میں بھی دیکھا تھا اس نرمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بھی نرمی

کرتا ہے، اپنی مخلوق سے بھی نرمی کرتا ہے اور اسی سلوک کی وجہ سے بخشش کے سامان پیدا فرماتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا مَیں تم کو بتاؤں کہ آگ کس پر حرام ہے؟ وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب رہتا ہے، ان کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے اور ان کو سہولت دینے والا ہے۔

(سنن ترمذی۔ صفة القيمة۔ باب نمبر 110/45۔ حديث نمبر 2488)

پھر ایک جگہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں جو رفق اور نرمی سے محروم رہا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم رہا۔(صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب فضل الرفق۔ حديث نمبر6493)

پھر حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور وہ رِفق کو پسند فرماتا ہے اور وہ رِفق پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو وہ سختی پر عطا نہیں کرتا اور نہ ہی اس کے علاوہ وہ کسی اور شے پر عطا کرتا ہے۔ (صحيح مسلم۔ كتاب البر والصلة۔ باب فضل الرفق۔ حديث نمبر 6496)

تو آنحضرت ﷺ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کے بھوکے تھے کیا ان سے توقع کی جاسکتی ہے کہ اپنے ماننے والوں کو یہ نصیحت کریں اور خود اس پر عمل نہ کرنے والے ہوں؟

پھر آپؐ فرماتے ہیں، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت اور رحمت میں رکھے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ پہلی یہ کہ وہ کمزوروں سے رِفق اور نرمی کا سلوک کرے۔ دوسری یہ کہ وہ ماں باپ سے شفقت کا سلوک کرے۔ تیسری یہ کہ خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔

(ترمذی۔ صفة القيمة والرقائق۔ باب 113/48۔ حديث نمبر 2494)

پھر ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! نرمی اختیار کر کیونکہ اللہ جب کسی گھر والوں کو خیر پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے تو ان کی رہنمائی رِفق کے دروازے کی طرف کردیتا ہے۔(مسند احمد بن حنبل ۔ مسند عائشة ۔ جلد نمبر8 حديث نمبر 25241 صفحه175۔ عالم الكتب للطباعة بيروت ۔ طبع اول 1998ء)

حضرت مُعَاوِيَہ بن اَلْحَكَم اَلسُّلَمِیّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نماز میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا کہ اسی اثناء میں ایک شخص نے چھینک ماری تو مَیں نے بلند آواز سے يَرْحَمُكَ اللّٰه کہہ دیا۔ اس پر لوگ مجھے گھورنے لگے جو مجھے بہت برا محسوس ہوا۔ مَیں نے کہا تم مجھے کیوں تیز نظروں سے گھورتے ہو۔ اس پر لوگوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنا شروع کردیئے۔ جب مَیں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو مَیں خاموش ہوگیا۔ جب رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو کہتے ہیں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، مَیں نے آپؐ سے پہلے اور آپ کے بعد ایسا معلم نہیں دیکھا جو اتنے اچھے انداز میں سکھانے والا ہو۔ خدا کی قسم! نہ تو آپؐ نے مجھے تیوری چڑھا کر دیکھا اور نہ سرزنش کی اور نہ ہی ڈانٹا بس اتنا کہا کہ نماز میں لوگوں سے کسی قسم کی بات چیت مناسب نہیں۔ نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے ہوتی ہے۔(صحيح مسلم۔ كتاب المساجد ۔ باب تحريم الكلام فى الصلوٰة ۔نمبر 1087) تو یہ آپؐ کے اپنوں کو سکھانے کے انداز تھے۔

پھر غیروں سے کیا سلوک تھا؟ دشمنوں سے کیا سلوک تھا؟ (اس کی) ایک (مثال) تو ہم فتح مکّہ میں دیکھ چکے ہیں۔ لیکن جو پہلی جنگ بدر کی تھی اس کا ایک واقعہ ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر جس جگہ اسلامی لشکر نے پڑاؤ ڈالا وہ کوئی ایسی اچھی جگہ نہیں تھی۔ اس پر خباب بن مُنذر نے آپؐ سے دریافت کیا کہ آیا خدائی الہام کے تحت آپ نے یہ جگہ پسند کی ہے یا محض فوجی تدبیر کے طور پر اس کو اختیار کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو محض جنگی حکمت عملی کے باعث ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ یہ مناسب جگہ نہیں ہے۔ آپ لوگوں کو لے کر پانی کے چشمہ کے قریب چلیں تا کہ اس پر قبضہ ہو جائے اور وہاں حوض بنالیں گے اور پانی پی سکیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم نے اچھی رائے دی ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ صحابہ سمیت پانی کے قریب چلے گئے اور وہاں جا کے پڑاؤ ڈالا۔ تھوڑی دیر کے بعد قریش کے لوگ پانی پینے اس حوض پر آئے تو آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ اِن کو پانی پی لینے دو۔ کیونکہ صحابہ کا خیال یہ تھا کہ ان کو پانی سے روکا جائے گا لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں ان کو پانی پی لینے دو۔(سيرة النبوية لابن هشام۔ صفحه484۔جنگ بدر۔مشورة الخباب على رسول الله الى اسلام ابن حزام۔ مطبع دارالكتب العلمية بيروت۔طبع اول 2001ء)

تو یہ ہے دشمن سے بھی سلوک کہ صحابہ کا خیال تھا کہ پانی سے دشمن کو محروم کرنے کے لئے قبضہ کیا جائے تا کہ وہ تنگ آجائے۔ یہ بھی جنگی چالوں میں سے چال ہے۔ لیکن آپ نے اس ارادے سے یقیناً قبضہ نہیں کیا تھا کہ دشمن کو پانی سے محروم کردیں گے۔ آپ نے تو اس ارادے سے قبضہ کیا ہوگا کہ مَیں خدا تعالیٰ کی صفات کا پرتَو ہوں، مَیں تو اس جگہ سے دشمن کو پانی لینے دوں گا لیکن اگر دشمن نے اس جگہ قبضہ کرلیا تو وہ ہمیں اس پانی سے محروم کرے گا جس کی وجہ سے تنگی ہوگی۔ گویا یہ قبضہ اپنوں اور غیروں دونوں کے لئے ہمدردی کے جذبے کے تحت تھا۔ کیا آج کل کے اس زمانے میں بھی، جب دنیا اپنے آپ کو Civilized کہتی ہے، ایسی مثالیں مل سکتی ہیں؟ پس یہ اعلیٰ اخلاق اور نرمی اور ہمدردی اور رِفق کی نصائح ہیں جو آپ نے اپنی اُمّت کو دیں اور جس کے اعلیٰ ترین نمونے آپؐ نے خود قائم فرمائے۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی انصاف کی آنکھ سے اس حسین چہرے کو اور اس حسین تعلیم کو دیکھنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے عمل، ہماری دعاؤں، ہمارے دُرود کو بھی قبول کرتے ہوئے اس طرح برکت سے نوازے کہ ہم جلد تر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا روشن چہرہ اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ دنیا کے ہر خطے، ہر شہر اور ہر گلی میں چمکتا ہوا دیکھیں۔ دنیا جلد تر آپؐ کے جھنڈے تلے آجائے اور آپ کا ہر دشمن جو انصاف کے تمام تقاضوں کو پامال کرتے ہوئے آپ کی ذات مبارک پر حملے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہے وہ ذلیل وخوار ہو جائے۔

حضور انور ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز نے خطبه ثانیه کے دوران فرمایا:

ایک افسوسناک خبر ہے۔ گزشتہ دنوں 19/مارچ کو ڈاکٹر محمد سرور خان صاحب کو آپ کے گاؤں میں (سنگو ضلع پشاور میں ان کا گاؤں ہے) رات 8 بجے شہید کردیا گیا۔ دروازے پر گھنٹی بجی۔ آپ باہر نکلے، کلینک کرتے تھے، تو چند نامعلوم شرپسند افراد نے گولیوں کی بوچھاڑ کر کے آپ کو شہید کردیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر 74 سال تھی۔ 1954ء میں بیعت کی سعادت حاصل ہوئی تھی اور احمدیت کی خاطر بڑی قربانیوں کی توفیق پائی۔

نہایت نڈر، دلیر اور نیک انسان تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے علاقے میں آپ کی شہرت بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا رکھی ہوئی تھی۔ کافی اثر ورسوخ تھا۔ اکیلا احمدی خاندان تھا۔ پہلے بھی آپ پر قاتلانہ حملے ہوئے ہیں لیکن ہمیشہ محفوظ رہے تھے۔ حملوں کے باوجود بہادر بہت تھے۔ لوگوں نے کہا بھی کہ گاؤں چھوڑ دیں آپ نے اپنا علاقہ نہیں چھوڑا۔ آپ کی چھ بیٹیاں اور 3 بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر دے۔ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی اس قربانی کو قبول کرتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ ابھی نماز جمعہ کے بعد مَیں ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت کم از کم پچاس فیصد گھرانوں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب پہنچانا بھی شامل ہے۔ امراء کرام ومبلغین انچارج اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں جائزہ لے کر ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کرنے کی سعی فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر نشرواشاعت قادیان)

صوبائی وزونل اُمراء کی خدمت میں ضروری گزارش
بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بدر نمبر

ادارہ بدر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر ایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ کے صوبہ میں سو سال میں ہونے والی ترقیات اعداد وشمار کی روشنی میں مختصر اور جامع تحریر فرمائیں جس میں صحابہ کرام اور پرانے بزرگوں کے واقعات بھی آنے چاہئیں اور اس تعلق میں جو تصاویر ہوں وہ بھی ارسال فرمائیں۔ تصاویر مساجد مشن ہاؤسز، لائبریری، ہسپتال، سکول مہمان خانوں وغیرہ کی ہونی چاہئے اسی طرح بعض پرانے واقفین زندگی اور صحابہ کرام کی تصاویر بھی ارسال فرمائیں۔ (ادارہ)

خلافت احمدیه صد ساله جوبلی کے تحت ہونے والے پروگراموں کی رپورٹیں جلد بھجوائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگرام ابتدائے سال سے شروع ہو چکے ہیں۔ تمام مبلغین، معلمین، امراء، سرکل انچارج صاحبان اور صدر صاحبان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کے تحت منعقدہ تقاریب کی رپورٹیں اور تاریخی تصاویر بروقت ارسال کریں تا کہ ان کو بدر کے جوبلی نمبر میں شائع کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تمام پروگرام جماعتی روایات کے مطابق شایان شان طور پر منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(اداره بدر قادیان)

آج حقیقی مسلمان وہی ہے

جو خلافت احمدیہ اسلامیہ کی لڑی میں پرویا گیا ہے

(...........محمد عظمت اللہ قریشی - سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور...........)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ ’’اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح اس سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھااور جودین اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے وہ اُن کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعدوہ اُن کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جولوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔ (سورۃ النور آیت ۵۶)

مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی آرزو: تمام لوگ کسی ایک صاحب علم وعمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ ان کا امام ہو وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان وصداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن وسنّت کے ماتحت جو کچھ احکام ہوں ان کی بلاچوں وچرا تعمیل واطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اُسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بیکار ہو جائیں صرف اُسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ صرف دل ہو جو قبول کرے صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے ایک انبوہ ہے جانوروں کا ایک جنگل ہے کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے مگر نہ تو جماعت نہ قوم نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں قطرے ہیں مگر دریا نہیں کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کردی جاسکتی ہیں مگر زنجیر نہیں ہے جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کرلے سکتی ہے۔‘‘

(مسئلہ خلافت صفحہ ۱۴ ۳ مطبوعہ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس دہلی)

مولانا آزاد مرحوم کے تعلق سے ہمارا غالب گمان یہ ہی ہے کہ ان پر احمدیت کی صداقت آشکار ہو چکی تھی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بہت ہی تحسین آمیز مضامین لکھے ہیں۔ اکتوبر 1915ء کی بات ہے ایک اثناء عشری دوست میر افضل علی صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند سوالات لکھ کر پیش کئے ان کے جوابات میں سے ایک جواب کا ہی حصہ درج کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں:

حضورؓ فرماتے ہیں: ’’خلافت ایک انعام الٰہی ہے....دیکھیں کہ خلافت کس طرح ختم ہوئی حضرت امام حسن خلیفہ ہوئے۔ انہوں نے اس خیال سے کہ میں انتخاب مومنین سے خلیفہ نہیں ہوا اور اس لئے کہ باپ کے بعد معاً بیٹا بغیر انتخاب کے خلیفہ ہو جانے سے خلافت وراثت بن جاتی ہے۔ امیر معاویہ سے صلح کرلی اور انہیں خلافت دیدی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں سے خلافت ہی اُٹھ گئی۔ کیونکہ یہ ایک نعمتِ الٰہی کو ایک طور پر رد کرنا تھا۔‘‘

(خلافت نمبر بدر ۱۹ر مئی ۱۹۸۸ء)

اللہ تعالیٰ نے چودہ صدیوں کی محرومی کے بعد امت مسلمہ پر پھر سے خلافت کی نعمت کو اتارا تو ایک چھوٹی سی جماعت اُسے قبول کرتے ہوئے اس کے نیچے جمع ہوگئی اور اکثریت کنکر پتھر کا ڈھیر بنی ہوئی ہے اور اس طرح سے خدا کے فضل والے وعدوں سے بھی وہ محروم ہوگئی ہے اور جن کے دلوں میں درد ہے انہوں نے اُس کا اظہار کچھ اس طرح سے کیا ہے۔

اخبار الجمعیۃ دہلی کے ایڈیٹر نے نہایت حسرت بھرے انداز میں لکھا کہ:

’’کیا یہ خوش قسمتی صرف مال گاڑی کے ویگنوں کے لئے مقدر ہے میں نے سوچا مال کے ڈبوں کے لئے انجن ہے کیا ہماری انسانی قافلے کے لئے کوئی انجن نہیں کیا یہ ممکن نہیں کہ ہمارا بھی ایک انجن ہو اور سارے افراد ملت اس سے جڑ کر ایک سوچی سمجھی راہ پر رواں دواں ہوں۔‘‘

(ہفت روزہ الجمعیۃ ۹ر مئی ۱۹۶۹ء)

مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے خلافت کے بغیر اندھیرا، کے عنوان کے تحت لکھا:

’’اتنے تفرق وتشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر اور شام کا رخ کس طرح ہے؟ مصر کدھر اور حجاز کدھر؟ یمن کی منزل کونسی ہے اور لیبیا کی کونسی؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامی کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی؟ ایک اسرائیل کے مقابل سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ ترک اور دوسرے مسلم فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں اور خلافت کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی قومیتوں کا جو افسوں شیطان نے کان میں پھونک دیا ہے وہ دماغوں سے نہیں نکالتے ہیں۔‘‘

(مولانا عبدالماجد دریابادی اخبار صدق جدید لکھنؤ ۸ر مارچ ۱۹۷۴ء)

یہ حسرت اور یہ تمنا فطرت کی بے اختیار آواز ہے۔ علامہ اقبال نے بھی شاید اسی ضروری کو محسوس کرتے ہوئے کہا تھا۔

تا خلافت کی بناء ہو پھر جہاں میں استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر

صرف حسرتوں اور تمناؤں یا دنیاوی کوششوں سے خلافت الٰہی کا قیام ممکن نہیں اس نعمت عظمیٰ کو حاصل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اُن شرائط اور صفات کو اپنے اندر پیدا کیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں بیان فرمائی ہیں جس کی تشریح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

پھر اُس کے بعد خلافت ہوگی منہاج نبوت پر‘‘

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں دوبارہ منہاج نبوت پر خلافت ہوگی مندرجہ بالا حدیث کی کتاب مشکوٰۃ میں بین السطور لکھا ہے الظاہر ان المراد بہ زمن عیسیٰ والمہدی کہ ظاہر ہے کہ منہاج نبوت پر دوبارہ خلافت قائم ہونے کا زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہوگا۔

یہ کوئی خیالی استنباط یا کوئی فرضی وعدہ نہیں ہے بلکہ ایسا سچا وعدہ ہے جو آج مسلمانوں کی وہ پاک جماعت جس کو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں تیار ہوئی ہے جب اُس نے ایمان بالخلافت اور اعمال صالحہ اور قیام توحید کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائی اور مومنانہ اطاعت وفرمانبرداری کا عزم وعہد کیا اور حسب توفیق اس پر کاربند ہوئے تو وہ نعمت عظمیٰ جو خلافت کے نام سے موسوم ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ ۱۹۰۸ء سے اس بابرکت نظام خلافت سے فیضیاب ہو رہی ہے۔

زمانہ کے ہزاروں نشیب وفراز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یعنی اے مسلمانو! تم میں یہ نبوت کا دَور اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ خدا چاہے گا کہ وہ قائم رہے اور پھر یہ دَور ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد کاٹنے والی (یعنی لوگوں پر ظلم کرنے والی) بادشاہت کا دَور آئے گا اور پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ دَور بھی ختم ہو جائے گا اس کے بعد جبری حکومت کا دَور آئے گا اور پھر یہ حکومت بھی اُٹھ جائے گی۔ اس کے بعد پھر دوبارہ خلافت کا دَور آئے گا جو ابتدائی دَور کی طرح نبوت کے طریق پر قائم ہوگی۔ اس کے بعد راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔

(مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۰۴)

چنانچہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے بعد اس خدائی سنت کے تحت خلافت کے قیام کے بارہ میں اپنے رسالہ الوصیت میں خبر دی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ.....وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے کچھ میرے بعد یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے زمین کو پیدا کیا ہے۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے....اور جس راستبازی کو وہ دیتا ہے پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے....ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے....غرض وہ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبی کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے.....خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا......ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا......ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا.........سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے....سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اتنی قدیم سنّت کو ترک کردے۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘

خلافت خدا تعالیٰ کی توحید کی نشانی ہے اس کے بغیر اندھیرا ہی اندھیرا ہے جب تک مسلمانوں نے خلافت کی رسی کو پکڑے دکھا ان کو سرخروی حاصل ہوتی رہی ان کے تعلقات خدا تعالیٰ سے بھی اور اُس کے بندوں سے بھی استوار اور مضبوط رہے وہ اس رسّی کے ذریعے خدا تعالیٰ کی طرف بڑھتے رہے۔ بنی نوع انسان کو اس رسّی کے دائرہ میں لیکر توحید کے قیام اور

خلافت کی برکات سے دنیا کو فیض پہنچاتے رہے۔ ۳۰ سال کے ایک قلیل عرصہ میں تین چوتھائی دنیا کے حاکم بھی بن گئے اور آج مسلمانوں کی حالت زار اس لئے ہوئی ہے کہ ان میں خلافت جیسی نعمت خداوندی نہیں رہی اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح و مہدی کے بعد دوبارہ ۱۹۰۸ء میں خلافت کے بابرکت نظام کو جاری فرمایا تو اس کے منکر بن گئے اور در بدر کی ٹھوکریں ان کا مقدر بن گئی۔ توحید کے قیام کے لئے امت واحدہ کہلانے کے لئے مسلمان کہلانے کے لئے خدا تعالیٰ کے مقرب بندے بننے کے لئے خلافت سے جڑے رہنا بے حد لازمی امر ہے ورنہ منکر اور کافر قرار پاتے ہیں اور خلافت سے دور ہونے کے نتیجہ میں ہم خدا تعالیٰ کی نظر میں مسلمان بھی نہیں رہ سکتے پانی کا ایک بے حیثیت و بے وقعت قطرہ دریا میں داخل ہو جائے تو خود دریا بن جاتا ہے وہ قطرہ نہیں رہتا قطرہ و دریا کا یہی اشتراک و تعاون اور انضمام ہے جو قوت و شوکت کا ضامن ہوتا ہے سمندر کی وہ مشتعل کیفیت رکھنے والی موج جو بپھر کر بلند ہوتی ہے اور بڑھتی ہے اور بسا اوقات ہزاروں ٹن وزنی جہازوں کو غرقاب کر دیتی ہے چونکہ اس کا تعلق ورشتہ سمندر کی بیکرانیوں اور بے پناہیوں سے ہوتا ہے اس لئے وہ بپھرتی ہے اور حملہ کر کے پھر اپنی پناہ گاہ میں واپس ہو جاتی ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

نظام خلافت کا شعور یوں تو انسان کے اندر فطرت نے روز ازل سے ودیعت کر رکھا ہے اسے وہ دین دیا جو آخری اور مکمل ہے۔ اور اس نے واضح الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی یہ آواز سنی کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا۔ یہ مضبوط رسی جو آسمان سے تمہارے لئے اتاری گئی ہے اسے اے بنی نوع انسان مضبوطی کے ساتھ سب کے سب پکڑ لو کہ اس میں تمہاری قوت کا راز مضمر ہے اور یاد رکھو وَلَا تفرّقوا آپس میں تفرقہ مت ڈالنا کوئی انتشار پیدا نہ کرنا ورنہ کتنی بھی لمبی اور مضبوط زنجیر ہو کسی بھی درمیانی کڑی کے ٹوٹ جانے سے منتشر اور کمزور ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم میں نظم و ضبط سے متعلق شہد کی مکھیوں اور چیونٹیوں جیسے ناچیز کمزور جانوروں کی نہ صرف مثالیں دی گئی ہیں بلکہ ان مثالوں میں شدت اور پختگی پیدا کرنے کے لئے انہی کے نام سے قرآن کریم میں پوری دو سورتیں موجود ہیں یعنی النحل اور النمل اور اس طرح مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ تم قرآن کریم کے ان حصوں کو محض سرسری نظر سے دیکھتے اور پڑھتے ہوئے نہ گزر جاؤ بلکہ ان کی گہرائیوں میں ڈوب کر دیکھو۔ حکمت کے موتی تمہارے ہاتھ لگیں گے اور تم ان ننھے جانوروں سے ایک ایسا سبق سیکھو گے جو تمہاری شیرازہ بندی میں کام آئے گا اور تمہیں قوت و سطوت کی باریک در باریک راہیں دکھائے گا۔

شہد کی مکھیوں میں نظم و ضبط کی وہ قوت ہوتی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ایک نہایت چھوٹا سا جانور اپنے اندر کتنی بڑی صلاحیت رکھتا ہے جب ایک جگہ سے کوئی شخص شہد کا چھتہ اُتار لیتا ہے تو وہ ساری مکھیاں اپنی ملکہ کی سرکردگی میں یکجائی طور پر اُڑتی ہیں اور پھر دوسری جگہ جمع ہو کر اُس تیز رفتاری کے ساتھ بغیر کسی وقفہ کے اور وقت کا ایک لمحہ ضائع کئے بغیر شہد بنانے میں مصروف ہو جاتی ہیں اس لئے کہ صانع ازل نے اپنی حکمت کاملہ کے تحت انہیں ایک شفا بخش شئے کی تخلیق کے لئے پیدا فرمایا ہے اور وہ مکھیاں اپنے اس فرض کو خوب پہچانتی ہیں۔ ان کی شان اجتماعیت بھی بڑی حیرت انگیز ہے کوئی ان کو دق کرنے کی کوشش کرے تو ہزارہا مکھیاں بیک وقت اس پر ٹوٹ پڑتی ہیں اور کاٹ کھانے کو بڑی تیزی کے ساتھ حملہ کرتی ہیں۔ چھیڑنے والا شخص پانی میں چھلانگ لگا جائے تو یہ پانی کی سطح کے اوپر اڑتی رہتی ہیں اور جوں ہی وہ سر نکالے اس پر حملہ کر دیتی ہیں۔

دوسرے چیونٹیوں کے عمل اجتماعی کا وہ نظارہ تو بڑا ہی قابل دید اور سبق آموز ہوتا ہے جب وہ بہت سی تعداد میں مل کر مکڑی یا انڈے کی لاش کو گھسیٹ کر اپنے بل میں لے جاتی ہیں۔ یہ لاش انفرادی طور پر ان میں سے ہر ایک سے کئی گنے بڑی اور وزنی ہوتی ہے لیکن اتنا سا شعور قدرت نے چیونٹیوں کو بھی بخشا ہے کہ وہ تعاون اور امدادِ باہمی کے اصول پر کام کریں اور اس سے فائدہ اُٹھائیں۔

قرآن کریم میں جہاں کہیں مومنوں سے خطاب کیا گیا ہے صیغہ واحد میں نہیں بلکہ صیغہ جمع میں ہے یا ایّھا الذین اٰمنوا۔ گویا ملت میں فرد واحد کی حیثیت کو تسلیم ہی نہیں کیا گیا اور قرآن کا سارا تخاطب مومنوں کی جمعیت سے ہے اس سے بھی یہی بتلانا مقصود تھا کہ اے مومنو! تم اپنے باہمی تمدن و معاشرت میں ایک دوسرے کے ساتھ یوں رابطہ، ضبط اور اختلاط کے ساتھ بسر کرو کہ تم ایک وحدت بن جاؤ۔ اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک مثال دیتے ہوئے بڑے لطیف رنگ میں ارشاد فرمایا ہے: علیکم بالجماعۃ فانمایا کل الذئب من الغنمہ القاصیۃ۔ (ابوداؤد) کہ اے مسلمانو تم یہ خوب جان لو کہ تمہارے حفظ و امان کی ضامن صرف الجماعت ہے اور جب تک تم جماعت کی مضبوط تنظیم میں منسلک رہو گے تم دشمنوں سے امن میں رہو گے ورنہ یاد رکھو کہ وہ بکری جو ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے بھیڑیئے کا لقمہ بن جاتی ہے۔

چنانچہ آپ دیکھ لیجئے قرون اولیٰ میں جب تک مسلمانوں کے اندر نظام خلافت کی برکت قائم رہی اور وہ ایک جماعت کی صورت میں متحد اور منظّم رہے وہ سربلند رہے اور کوئی مضبوط سے مضبوط اور طاقتور سے طاقتور دشمن بھی تعداد میں سینکڑوں گنے زیادہ ہونے کے باوجود ان کا بال بیکا نہ کر سکا لیکن جوں ہی اس اتحاد و تنظیم میں رخنے پیدا ہو کر خلافت کی نعمت و برکت اُٹھ گئی مسلمان زوال آشنا ہونے شروع ہوئے اور افتراق و انشقاق کی دیمک ان کے رشتہ اتحاد و یگانگت کی رسّی کو چاٹ گئی یا یوں کہہ لیجئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ریوڑ منتشر ہو گیا اور بکریاں بھیڑیوں کا لقمہ بن گئیں۔

سیدنا حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''بیشک ہمارا دعویٰ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ مگر اس کے باوجود تاریخ کی اس شہادت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خلیفہ شہید بھی ہو سکتے ہیں۔ جس طرح حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ شہید ہوئے اور خلافت ختم بھی کی جا سکتی ہے۔ جس طرح حضرت حسنؓ کے بعد خلافت ختم ہو گئی۔ جو آیت میں نے اس وقت پڑھی ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں خلافت قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ مشروط ہے کیونکہ مندرجہ بالا آیت میں یہی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلافت پر ایمان لانے والوں اور اس کے قیام کے لئے مناسب حال عمل کرنے والے لوگوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ان میں خلافت کو قائم رکھے گا۔ پس خلافت کا ہونا ایک انعام ہے پیشگوئی نہیں۔ اگر پیشگوئی ہوتا تو حضرت امام حسنؓ کے بعد خلافت کا ختم ہونا نعوذ باللہ قرآن کریم کو جھوٹا قرار دیتا۔ لیکن چونکہ قرآن کریم نے اس کو ایک مشروط انعام قرار دیا ہے۔ اس لئے اب ہم یہ کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت امام حسینؓ کے زمانہ میں عام مسلمان کامل مومن نہیں رہے تھے اور خلافت کے قائم رکھنے کے لئے صحیح کوشش انہوں نے چھوڑ دی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو واپس لے لیا اور باوجود خلافت کے ختم ہو جانے کے قرآن سچا رہا جھوٹا نہیں ہوا۔ وہی صورت اب بھی ہوگی۔ اگر جماعت احمدیہ خلافت کے ایمان پر قائم رہی اور اس کے قیام کے لئے صحیح جدوجہد کرتی رہی تو اس میں بھی قیامت تک خلافت قائم رہے گی۔

(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۱۳)

حضرت اقدس مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

آپؑ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کا الہام ہے: ''خُذُوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس (تذکرہ طبع اوّل صفحہ ۲۳۲)

''اے مسیح موعود اور اس کی ذریت! توحید کو ہمیشہ قائم رکھو سو اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے توحید پر اتنا زور دیا ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے اور قرآنی تعلیم پر غور کرتے ہوئے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توحید کامل احمدیوں میں قائم رکھے گا اور اس کے نتیجہ میں خلافت بھی ان کے اندر قائم رہے گی اور وہ خلافت بھی اسلام کی خدمت گذار ہوگی۔ حضرت مسیح ناصری کی خلافت کی طرح وہ خود اس کے اپنے مذہب کو توڑنے والی نہیں ہوگی۔''

آپؓ نے فرمایا: پھر (حضرت مسیح موعودؑ) فرماتے ہیں کہ تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعائیں کرتے رہو۔'' (الوصیت صفحہ ۷)

''تم کو بھی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت دُعائیں کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو مومن بالخلافت رکھیو اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیجیو اور ہمیں ہمیشہ اس بات کا مستحق رکھیو کہ ہم میں سے خلیفے بنتے رہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے تا کہ ہم ایک جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر اور ایک صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی جنگیں ساری دنیا سے لڑتے رہیں اور پھر ساری دنیا کو فتح کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرا دیں۔ کیونکہ یہی ہمارے قیام اور مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہے۔''

(رسالہ خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۷ اور ۹)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

AEM
M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

چند اصولی باتیں

خلیفہ خدا بناتا ھے : ☆......یہ صحیح ہے کہ بظاہر خلیفہ کا تقرر لوگوں کے انتخاب سے ہوتا ہے۔مگر اس میں خدا تعالیٰ کا مخفی ہاتھ کام کر رہا ہوتا اور اپنی مشیت کو پورا کرواتا ہے۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے بارے میں وصیت کرنے کا ارادہ کیا تو محض اس وجہ سے یہ ارادہ منسوخ فرمادیا کہ:

ثم قلت یابی اللہ ویدفع المومنون اویدفع اللہ ویابی المومنون (بخاری کتاب الاحکام باب الاستخلاف) کہ میں نے اس لئے ارادہ ترک کردیا کہ مومنوں کی جماعت ابوبکر کے سوا کسی پر راضی نہ ہوگی اور نہ ہی خدا کسی اور شخص کی خلافت کو قائم ہونے دے گا۔

☆...... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

ان لعل اللہ ان یقمصک قمیصًا فان ارادو علیٰ خلعہ فلا تخلعہ لھم (ترمذی) کہ خدا تمہیں ایک قمیض پہنائے گا اور لوگ اُسے اُتارنا چاہیں گے مگر تم اسے نہ اتارنا۔اس سے بھی ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ خود خلافت کی قمیض پہناتا ہے۔

☆......آیت استخلاف سے واضح ہے کہ خدا تعالیٰ خلفاء کو خود مقرر کرتا ہے۔

خلیفہ نبی کا قائمقام ہے

خلیفہ چونکہ نبی کے جاری کردہ سلسلہ کو چلانے اور اس کے احکام واوامر کی تعمیل کروانے اور اس کی پیدا کردہ جماعت کی حفاظت ونگرانی کا فرض ادا کرتا ہے اس لئے وہ نبی کا قائم مقام ہوتا ہے۔دنیا میں انصاف کے قیام کے لئے آتا ہے۔جیسا کہ فرمایا:

یَاداؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق۔

یعنی اے داؤد ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔پس تو لوگوں کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلہ کر پس انبیاء کے قائم مقام ہونے کے لحاظ سے خلیفہ کا کام عدل کا قیام بھی ہوتا ہے۔

☆......اللہ تعالیٰ انبیاء کے کام کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔(سورۃ الجمعۃ)

(۱) یعنی تبلیغ حق اور دعوت الی الخیر کرتا ہے۔

(۲) نوہ شریعت سکھاتا ہے اور شریعت کا عامل بناتا ہے۔(۳) وہ حکمت سکھاتا ہے اور ایمان کی حقیقت وحکمت سے باخبر کرتا ہے۔

(۴) اور ہر قسم کی پاکیزگی کے پیدا کرنے میں کوشاں ہوتا ہے پس انبیاء کی قائم مقامی میں خلیفہ کے بھی یہی فرائض ہوتے ہیں۔

خلیفہ عمر بھر کے لئے ہوتا ہے

(۱) اسلام جس خلافت کا تصور پیش کرتا ہے یعنی یہ کہ خلیفہ کا انتخاب دراصل خدا تعالیٰ کی تقدیر خاص کے ماتحت اور اس کی حیثیت اور ارادہ کے مطابق ہوتا ہے اس کے لئے عقلاً ضروری ہے کہ وہ ایسا خلیفہ ہو۔جس کو معزول نہ کیا جاسکے۔ورنہ خدائی انتخاب کی اس سے بڑھ کر ہتک اور کیا ہوسکتی ہے۔

(۲) اسلامی خلیفہ کا تعلق لوگوں سے روحانی اور قلبی ہوتا ہے نہ محض قانونی تعلق۔پس اس قسم کے روحانی تعلق کو میعادی قرار دینا یا ایسے میعادی تعلق کو جائز رکھنا مذہب کی روح کے بالکل منافی ہے۔اور مذہب میں ایسی ناجائز آزادی کا دروازہ کھولنا ہے جس کا آخری نتیجہ سوائے لامذہبیت اور بے دینی کے اور کچھ نہیں۔

(۳) حضرت عثمانؓ باغیوں کے مطالبہ ’’دست برداری از خلافت‘‘ کے جواب میں فرماتے ہیں:

’’میں ہرگز اس کُرتہ کو نہیں اتار سکتا جو خدا تعالیٰ نے پہنایا ہے کیونکہ اگر میں ایسا کروں تو ایک بُری رسم قائم ہو جائیگی کہ جب کبھی لوگ اپنے امام سے ناراض ہوں گے تو اس کی معزولی کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔‘‘

(۴) حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کرسکتی۔اس لئے تم میں سے مجھے کوئی معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔اگر خدا نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ اُسے موت دے دیگا۔

(بدر یکم فروری ۲۰۰۲)

پھر فرمایا: مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہوسکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔‘‘

(بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

ایک وقت میں صرف ایک خلیفہ ہوسکتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے: اذابوئع الخلیفتین فافتلوا الاخر منھما۔‘‘(مسلم)

’’کہ جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو دوسرے کا بائیکاٹ کردو۔‘‘

یہ حدیث اور عقل انسانی واضح طور پر بتارہے ہیں کہ ایک وقت میں ایک ہی خلیفہ ہوسکتا ہے۔

خلیفہ اور مشورہ

(۱) خدا تعالیٰ نے اصولی حیثیت سے ان لوگوں کے لئے جو مشورہ سے امیر منتخب ہوں ہدایت کی ہے کہ وہ لوگوں سے مشورہ کرلیا کریں۔فرمایا:

یعنی مومنوں کا کام یہ ہے کہ وہ خدا کی پوری فرمانبرداری کریں اور اس کی عبادت پر قائم رہیں اور حکومت کے امور باہم مشورہ سے طے کیا کریں۔(سورۃ شوریٰ)

(۲) یہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’یعنی اے نبی حکومت کے معاملات میں لوگوں سے مشورہ لے لیا کرو۔مگر مشورہ کے بعد جب تم کوئی رائے قائم کرلو پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔

(اٰل عمران رکوع ۱۷)

قرآنی محاورہ کے مطابق یہ آیت صرف آپؐ کے لئے نہیں بلکہ تمام اسلامی خلفاء اور متبعین کے لئے ہے اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام سے استثنائی حالات میں امیر کو کثرت رائے کے رد کردینے کا بھی اختیار ہے۔

(۳) حضرت عمر فرماتے ہیں:

لَاخلافۃ الّا بالمشورۃ

’’یعنی کوئی اسلامی حکومت مشورہ کے انتظام کے بغیر جائز تسلیم نہیں کی جاسکتی۔(ازالۃ الخفا من خلافۃ الخلفاء بحوالہ خاتم النبیین حصہ دوم صفحہ ۵۲۸)

خلیفہ کس کے سامنے ذمہ وار ہے

مگر جب خلیفہ لوگ انتخاب کر لیتے ہیں اور اپنی رائے بھی دے لیتے ہیں پھر فاِذا عزمت فتوکل علی اللہ کے ماتحت وہ اس مشورہ پر عمل کے لحاظ سے خدا کے حضور ذمہ وار ٹھہرتا ہے نہ کہ لوگوں کے سامنے۔چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے باوجود جلیل القدر صحابہؓ کے مخالف مشورہ کے لشکر اسامہؓ کو شام کی طرف بھجوا کر خلافت راشدہ کے بالکل ابتدائی زمانہ میں اس کا بہترین نمونہ قائم کیا ہے۔

خلیفہ کی اطاعت

اسلامی احکام سے یہ بھی واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مومنوں کے گروہ کے لئے خلیفہ کی اطاقت ضروری ہے اور اس کا فیصلہ آخری فیصلہ ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے: اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واُولیِ الامر منکم۔

(سورۃ نساء رکوع ۸)

یعنی خدا تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اُن کی جو تم میں صاحب حکومت ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

’’جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جو امیر کی اطاعت کرتا ہے اس نے میری اطاعت کی اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے اس نے میری نافرمانی کی۔‘‘

ایک اور حدیث میں ہے:

’’تجھ پر فرض ہے کہ تو امیر کے حکم پر کان دھرے اور اس کی فرمانبرداری کرے خواہ تو تنگی کی حالت میں ہو یا فراخی کی حالت میں۔ وہ حکم تجھے ناپسند ہو یا تجھ پر بوجھل ہو۔(مسلم)

خلیفہ کی اطاقت پر اسلام اس حد تک زور دیتا ہے کہ اگر بادی النظر میں اس کے احکام سے کسی کے جائز حقوق سلب بھی ہوتے نظر آتے ہوں تو بھی کامل اطاعت واجب ہے چنانچہ ایک شخص کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پوچھنے پر کہ اگر امیر ہمارے حقوق چھینے تو ہم پر اُس کی اطاعت واجب ہے یا نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی باتوں کو سنو! اور قبول کرو وہ اپنے کاموں کے ذمہ وار ہیں اور تم اپنے کاموں کے۔

نافرمانِ خلافت کے متعلق اسلامی نظریہ

قرآن کریم آیت استخلاف میں منکرین احکام خلافت کے متعلق فاسق کا فتویٰ دیتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

’’جو شخص امیر کی اطاعت سے خروج کرتا ہے اور جماعت کے اتحاد سے الگ ہوتا ہے، وہ اگر اسی حالت میں مرجائے تو اس کی موت غیر اسلامی موت ہوگی۔(مشکوٰۃ کتاب الامارۃ)

منکر احکام خلافت کے متعلق عملی حکم

اسلام نے خلافت کی سرکشی کرنے والے کے متعلق محض لفظی فتویٰ نہیں دیا بلکہ اس لئے کہ اُس کی سرکشی بہت بڑے فتنے کا موجب ہوسکتی ہے، عملی کاروائی کا بھی حکم دیا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من اطاعکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یریدان یشق عصا کم ویفرق جماعتکم فاقتلوہُ۔’’اگر کوئی شخص تمہارے پاس آئے اس حال میں کہ تم ایک امیر کے ماتحت اکٹھے ہو اور وہ چاہے کہ تمہارے عصا کو پھاڑ دے اور تمہاری جماعت میں تفرقہ ڈال دے تو ایسے آدمی کا مکمل مقاطعہ کردو۔‘‘

اسلامی آزادی اور نظام

اسلامی نظام خلافت رعایا اور عامۃ الناس کے لئے جہاں ایک طرف آزادی بھی دیتا ہے تو دوسری

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

طرف پابند بھی بناتا ہے۔ اسلام ایک طرف آزادی دیتا ہے کہ وہ اپنے حاکم کا خود انتخاب کریں۔
حاکم کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اُن سے مشورہ لے تو دوسری طرف رعایا کو پابند بناتا ہے کہ وہ

(۱) منتخب کردہ خلیفہ کو تاعمر ہٹا نہیں سکتے

(۲) اس کے تمام احکام کی کامل اطاعت کریں تا کہ محض انفرادی نقصان کے خیال سے ایسی تفرقہ اندازی پیدا نہ ہو۔ جو قومی شیرازہ بندی کو منتشر کرنے والی ہو۔ رعایا کا فرض ہے کہ وہ حکومت کی خیر خواہ ہو اس سے تعاون کرے۔

اسلام حاکم کو فوقیت دیتا ہے اس کے قومی فرائض کے اعتبار سے۔ مگر اس کو عام لوگوں کے مساوی رکھتا ہے ذاتی معاملات کے لحاظ سے حتّٰی کہ اگر ذاتی معاملہ میں خلیفہ کا کسی ادنیٰ سے ادنیٰ شخص سے بھی جھگڑا ہو جائے تو اسلام خلیفہ کو مجبور کرتا ہے کہ وہ ایسے مالی معاملہ کے اختلاف میں عدالت کے سامنے پیش ہو۔

پس یہ اسلامی نظام خلافت کے برکات ہیں ہر رنگ میں کامل اور معیاری ہونے کے لحاظ سے اور صحیح طریق حکومت نیابی کے قیام کے لحاظ سے پھر عوام کے مفاد کے حقیقی قیام کے لحاظ سے اور سب سے بڑھ کر لوگوں کی مذہبی قومی اخلاقی اور روحانی تمام حالتوں پر حاوی ہونے کے لحاظ سے یہ برکات نظام خلافت تمام دوسرے حکومت کے طریقوں پر فائق ہیں۔

علامہ نیاز فتح پوری لکھتے ہیں:

’’ میں اس عرصہ میں صرف اس بات پر غور کرتا رہا کہ مسلم جماعتیں کیوں اس قدر اقتصادی زبوں حالی اور اخلاقی پستی میں مبتلا ہیں۔ وہی قرآن جو صحابہؓ کے زمانے میں تھا اب بھی جوں کا توں موجود ہے وہی تعلیمات اسلامی جس کی بدولت عرب کے بادیہ نشینوں نے کاسرہ وقیاسرہ کی عظیم الشان حکومتوں کا تختہ الٹا کر رکھ دیا تھا اب بھی علیٰ حالہا قائم ہے لیکن آج مسلمان وہ نہیں رہے جو پہلے تھے یقیناً یہ رجعت قہقری ہم کو پیرواز اسلام ہی میں نہیں بلکہ دوسرے ادیان و مذاہب کی تاریخ میں بھی نظر آتی ہے اور جب ان کے عروج و زوال کے اسباب پر غور کرتے ہیں تو صرف ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ

’’ دنیا میں انقلابات کتابوں نے نہیں بلکہ ہمیشہ شخصیتوں نے برپا کئے ہیں‘‘

میں جب تک کوئی ابھارنے والی شخصیت موجود رہی تو قوم بھی ترقی کرتی رہی اور جب وہ شخص فنا ہو گیا تو قومی ترقی بھی رُک گئی اور رفتہ رفتہ پھر لوٹ کر اسی نقطہ پر پہنچ گئی جہاں سے وہ آگے بڑھی تھی۔

اس لئے اگر مسلمان اس وقت تباہ و برباد ہیں تو اس کا سبب صرف یہ ہے کہ ان میں اب کوئی شخصیت ایسی موجود نہیں جو عملاً ان کو تعلیمات قرآنی کی طرف لے جائے۔ حالانکہ ہمارے علماء و اکابرین دین ہی میں سے کسی ایسی شخصیت کو ابھرنا چاہئے تھا لیکن نہیں ابھری۔

یہ تجربہ، اس میں کوئی شک نہیں۔ میرے لئے بڑا دردناک تھا اور اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی تحریک علماء میں پھر زندگی پیدا کر دے میں نے بعض عملی پروگرام بھی ان کے سامنے پیش کئے لیکن افسوس ہے کہ ان تن پرور عیش کوش جماعت نے مطلق توجہ نہیں کی اور جب ان کی طرف سے مایوس ہو کر میں نے دوسری جماعتوں کے حالات کی جستجو کی تو آخر کار نگاہ جا کر ٹھہری احمدی جماعت پر جیسا کہ میں اگست کے نگار کے فکار میں ظاہر کر دیتا ہوں اس جماعت کے متعلق میں کوئی اچھا خیال نہیں رکھتا تھا لیکن جب میں نے اس کے مؤسس و بانی کی زندگی، اس کی تعلیمات اور تنظیم پر غور کیا تو ماننا پڑا کہ اس وقت صرف یہی ایک جماعت ایسی ہے جس نے اس نکتہ کو سمجھا کہ اصل ایمان محض اقرار باللسان نہیں بلکہ افراد بالعمل ہے اور اپنی مضبوط تنظیم اور استقامت کردار سے زندگی کی راہیں بدلیں، ذہنی اقدار بدل دیا اور مسلمانوں کو پھر اس راہ پر لگا دیا جو بانی اسلام نے متعین کی تھی۔

پھر یہ بات ایسی نہیں جس پر کسی منطقی حجت لانے کی ضرورت ہو۔ خود غور کیجئے کہ آپ کی اور احمدی جماعت کی زندگی میں کتنا نمایاں فرق ہے۔

آپ کے یہاں زندگی نام ہے منتشر انفرادی تشخص کا اور اُن کے یہاں مرکزی ہیئت اجتماعی کا۔ آپ کی اجتماعیت افراد میں بٹ کر ھباءً منثوراً ہو چکی ہے اور ان کے یہاں تمام افراد چمٹ کر حبل المتین سے وابستہ نظر آتے ہیں۔ آپ کا شیرازہ بکھر گیا ہے اور وہ اس بکھرے ہوئے شیرازہ کے اوراق کو اکٹھا کر رہے ہیں۔

ان کی سادہ معاشرت، ان کی سادہ زندگی، ان کا جذبہ خلوص وصداقت، احساسِ ایثار و قربانی، پاس عہد، پابندی شریعت اور سب سے زیادہ ان کی عملی استقامت اور شدائد کے مقابلہ میں فلسفیانہ صبر و ضبط۔ یہ ہیں احمدی جماعت کے دو بنیادی عناصر و اجزاء جس پر اُن کے قصر اجتماعیت کی تعمیر ہوتی ہے اور جن سے اعراض کر کے دوسری مسلم جماعتیں اپنے وجود کو ختم کر چکی ہیں۔

(منقول از نامہ نگار لکھنؤ نومبر ۱۹۵۹ء)

☆☆☆☆☆☆

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۱۲ رمئی ۲۰۰۸ء قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم کبیر احمد صاحب بھٹی آف جلنگھم ۹ رمئی کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو یوکے آنے سے قبل کینیا میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مل کر جماعت کی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ ۱۹۷۳ء میں یوکے آگئے تو یہاں بھی جماعتی خدمات میں حصہ لیتے رہے۔ مرحوم غریبوں کے ہمدرد اور نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب بھٹی یوکے جماعت کے نائب امیر اور سیکرٹری تربیت کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح ایک بیٹی نعیمہ متین بھٹی صاحبہ حضور انور کی بچوں اور بچیوں کے ساتھ ہونے والی کلاسوں کی تیاری میں خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

نماز جنازہ غائب: (۱) مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فیروز خان صاحب مرحوم ۲۸ رمئی کو ۸۶ سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت چوہدری عنایت اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ نہایت مخلص، غریبوں کی ہمدرد اور وفا کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھیں۔ انتہائی صابر و شاکر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ۲ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب (نائب ناظر امور عامہ ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(۲) مکرم صلاح الدین رشید صاحب (ریٹائرڈ صوبیدار) یکم جنوری ۲۰۰۸ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ لمبا عرصہ تک اپنے محلّہ دار الصدر جنوبی کے صدر اور امام الصلوٰۃ رہے۔ آپ کی عادت تھی کہ روزانہ نماز فجر پر جاتے ہوئے لوگوں کو جگاتے۔ نہایت ملنسار، غریبوں کے ہمدرد اور دعا گو انسان تھے۔ مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ مسجد بلال ربوہ کی تعمیر میں ان کا بڑا حصہ ہے۔ دفتر انصار اللہ ربوہ میں رضا کارانہ کام بھی کرتے رہے۔ آپ 1/3 حصہ کے موصی تھے۔

(۳) مکرم نذیر احمد صاحب راجوری (آف لاہور) ۶ رمئی کو ۸۷ سال کی عمر میں دل کا دورہ پڑنے سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ۱۹۴۷ء میں ہجرت کے پاکستان آئے تھے۔ آپ نے لاہور میں مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، نہایت نیک اور شفیق انسان تھے۔ پسماندگان میں ۹ بیٹیاں اور ۲ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۴) مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ (آف ناصر آباد ربوہ) ۲۸ رجنوری کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت مخلص، پرہیزگار اور چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھیں۔ آپ نے قادیان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ محترمہ کی خادمہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور اسی دوران آپ کی شادی ہوئی۔ مرحومہ مکرم عبد المنان صاحب (آف منان آئس کریم گولبازار ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(۵) مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق سیکرٹری مال کراچی کچھ عرصہ قبل بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے لمبے عرصہ تک کراچی جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی اور بڑی عمدگی سے اس ذمہ داری کو نبھاتے رہے۔ آپ ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(۶) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب آف فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ ۴ ردسمبر ۲۰۰۷ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی برادری کی اکثریت غیر احمدی اور ملکی سیاست سے تعلق رکھتی ہے مگر آپ بہت اخلاص اور محبت کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہے۔ مرحوم نہایت نیک اور نافع الناس وجود تھے۔

(۷) مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حفیظ الدین صاحب آف نارتھ ناظم آباد کراچی ۷ رجولائی ۲۰۰۷ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ۶ سال سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں۔ لمبی تکلیف دہ بیماری کے عرصہ کو نہایت صبر اور توکل کے ساتھ گزارا اور ہمیشہ خدا کی رضا پر راضی رہیں۔ اپنی بیماری کے دوران بھی جماعتی اجلاسات میں باقاعدگی سے آتی رہیں۔ انتہائی با اخلاق، حلیم طبع اور خاوند کی حد درجہ اطاعت اور خدمت کرنے والی خاتون تھیں۔

(۸) مکرمہ آمنہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب آف سرگودھا ۱۴ ردسمبر ۲۰۰۷ء کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مولوی فضل الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو اور مکرم الحاج میاں پیر محمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ لمبے عرصہ تک اپنے محلّہ کی سیکرٹری تعلیم رہیں۔ رمضان میں اپنے گھر میں درس قرآن کا اہتمام کرتیں اور بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

(۹) مکرم میاں عبد اللطیف صاحب آف لاہور ۱۰ دسمبر ۲۰۰۷ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔ آمین

سالانہ تقریب جامعہ احمدیہ قادیان کا انعقاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر معارف پیغام

جامعہ احمدیہ قادیان نے اپنی ۱۹ویں سالانہ تقریب ۵ تا ۸/مارچ ۲۰۰۸ء سرائے طاہر قادیان میں منعقد کی۔ تقریب کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا عبدالمومن صاحب راشد نے درس دیا۔ بعدہٗ تمام طلباء مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (بہشتی مقبرہ) پر تشریف لے گئے۔ مکرم پرنسپل صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی اور آپ نے قطعہ خاص میں مدفون بعض جیّد صحابہ کے بارہ میں تاریخی اہمیت کے واقعات سنائے۔

مورخہ ۵/مارچ کو مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ مورخہ ۶/مارچ کو محفل سوال و جواب ہوئی جس میں محترم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بدر، مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم اور مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے طلباء کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

اختتامی تقریب:۔ ۸/مارچ کو صبح ۱۰ بجے اختتامی تقریب کا آغاز مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ تھے۔ اسی طرح مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم اور مکرم مولانا محمد حمید کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔

اختتامی تقریب میں ناظر صاحبان، ممبران صدر انجمن، نائب ناظران، افسر صیغہ جات اور طلباء کے والدین کثیر تعداد میں موجود تھے۔ تقریب کا آغاز مکرم حافظ نعیم احمد پاشا متعلم جامعہ احمدیہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

مکرم رضوان احمد صاحب نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم کلام بر مدح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ موصول شدہ پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے ان سالانہ تقریبات کے سلسلہ میں ارسال فرمایا تھا۔ الحمدللہ یہ پیغام ہمارے لئے ایک مشعل راہ ہے۔ طلباء نے پیغام کے آخر میں سمعنا و اطعنا یا امیر المومنین کے نعرہ کے ساتھ اس پیغام سے وابستہ رہنے کا اقرار کیا۔

بعدہٗ مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نیک اعمال کی روح پیدا کرنی ہوگی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بعض واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا سال ہے اس لئے ہمیں خاص طور پر خلفائے کرام کے ارشادات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد عزیز مرشد احمد ڈار اور ساتھیوں نے فارسی منظوم کلام پیش کیا۔

اس کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے خطاب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ پیغام کی طرف توجہ دلا کر فرمایا کہ جیسا حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے آپ سب کو حضور انور کا سلطان نصیر بننا چاہئے۔ موصوف نے تزکیہ نفس کی طرف بھی طلباء کو توجہ دلائی۔ وقف زندگی سے متعلق بعض ضروری امور بھی طلباء کے گوش گزار کئے۔

اس تقریب کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب بٹ صدر سالانہ تقریب کمیٹی نے اس تقریب کے کامیاب انعقاد پر خدا تعالیٰ کے حمد و شکر کے بعد معزز ین اور سامعین کرام کا شکریہ ادا کیا۔

خلافت جوبلی میں جامعہ احمدیہ کے پروگراموں کے مطابق مضافات قادیان سے آئے ہوئے ۲۷ غریب طلباء میں مفت کتب و کاپیاں مکرم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کے ذریعہ تقسیم کی گئیں۔ بعدہٗ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ، صدر صدر انجمن احمدیہ اور مکرم ناظر صاحب تعلیم اور پرنسپل جامعہ احمدیہ کو حضور انور سے منظور شدہ Logo پر مشتمل نشان اعزاز کی ٹرافیاں پیش کی گئیں۔

مکرم صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے خطاب میں طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ بہت خوش قسمت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس دینی درس گاہ میں تعلیم حاصل کرنے اور دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کی ہے۔ آپ روحانیت کے اعتبار سے بھی اور جسمانی اعتبار سے بھی اعلیٰ سے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اجتماعی دُعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعدہٗ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

پریس کانفرنس:۔ اس موقعہ پر ایک پریس کانفرنس بھی منعقد کی گئی۔ جس میں مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم اور مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے میڈیا اور اخبارات سے متعلق نامہ نگاران کے سوالات کے جوابات دیئے اور بتایا کہ جامعہ احمدیہ قادیان خلافت جوبلی کے اس سال کو موضوع "علم نور ہے اسے حاصل کیجئے" کے طور پر بھی منا رہی ہے۔ سالانہ تقریب کی رپورٹ مختلف ملکی اخبارات نے شائع کی۔

(رپورٹ مرتبہ: منصور احمد اُستاد جامعہ احمدیہ، منتظم شعبہ رپورٹنگ)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا طلباء جامعہ احمدیہ کے لئے بصیرت افروز پیغام

بِسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن

پیارے طلباء جامعہ احمدیہ۔ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے خلافت جوبلی کے سلسلہ میں جامعہ احمدیہ کی تین روزہ علمی اور ورزشی مقابلہ جات کی تقریب کے موقعہ پر مجھے پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ان تمام مقابلہ جات کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائے اور تمام مراحل بخیر و خوبی انجام پائیں۔ آمین

یہ علمی اور ورزشی مقابلہ جات اس لئے منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ آپ کے اندر فاستبقوا الخیرات کے قرآنی ارشاد کے تابع مثبت انداز میں مسابقت کی حقیقی روح پیدا ہو اور پھر اس لئے بھی یہ کروائے جاتے ہیں تاکہ ایک مبلغ کو اپنی صحت کا خیال رکھنے اور اپنے علمی اور روحانی معیار کو بلند تر رکھنے کی طرف توجہ رہے اور وہ اپنی آئندہ ذمہ داریوں کو احسن طور پر بجالانے کے لئے پوری طرح تیار ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف مواقع پر سلسلہ کے واعظین کو جو نصائح فرمائی ہیں۔ وہ آپ نے پڑھی تو ہوں گی لیکن یاد دہانی کی خاطر ان میں سے بعض نصائح آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا:

''یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ تیار ہوں لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے۔ یہ واعظ اس قسم کے تیار ہونے چاہئیں جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کر کے دکھائیں تاکہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے بلکہ ان کا وعظ بعض اوقات اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں۔ اس لئے سب سے اوّل جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے۔ دوسری بات جو ان واعظوں کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔ جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں۔ اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا تو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں۔ غرض علم کا صحیح ہونا ضروری ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو۔ یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف و ہراس کے اظہار حق کے لئے بول سکیں اور حق گوئی کے لئے ان کے دل پر کسی دولت مند کا تمول یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔ یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶۹-۳۷۰ مطبوعہ لندن)

پس میرا پیغام یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان نصائح کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور ان کی روشنی میں اپنی زندگیاں گزاریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلیفۂ وقت کا حقیقی معنوں میں سلطان نصیر بنائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

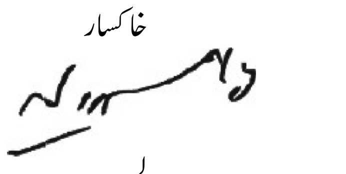

(خلیفۃ المسیح الخامس)

مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ کیرالہ زون کی تبلیغی سرگرمیاں

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تعلق سے مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ کیرالہ کے زیر اہتمام ۱۴ تا ۲۲ /اپریل مالاپورم علاقہ میں وسیع پیمانے تبلیغ کی گئی۔ مکرم عبدالغنی صدیق صاحب قائد علاقائی مالاپورم کی قیادت میں ہونے والے اس پروگرام کا افتتاح مکرم زونل امیر صاحب کے نمائندگی میں مکرم سی ایچ صدیق صاحب نائب ناظم انصاراللہ نے مورخہ ۱۴ /اپریل کو فرمایا۔ سجائی گئی جیپ میں روانہ ہونے والے ایک تبلیغی وفد نے اس عرصہ میں پندرہ ہزار پمفلٹز تقسیم کئے۔ روزانہ شام ۶ تا ۹ بجے متعدد چوک اور بازاروں میں جہاں کثیر تعداد میں عوام جمع ہوتے ہیں علماء نے تبلیغی تقاریر کیں۔ اس طرح خدا کے فضل سے کل ۵۰ مقامات پر تقریریں ہوئیں۔ جس کو کثیر التعداد میں لوگوں نے سنا۔ ان مقام میں سے ایک یہ ہیں:

Edakkara, Nellikuth, Thalipadam, Maramvetichal, Karapuram, Karapuramtwn, Pukotupadam, 5thmile, Kutampara, Chandakunn, Karulai, Chulliyod, Chokad, Mampata, Puttamana, Thuvur, Pungod, Payyanad, Thamarasery, Manjri, Anakayam, Malappuram, Kotapadi, Kunnumal, Othukungal, Kutipala, Koyhichena, Vengra, Kotakl, Kandalapeta, Othai, Edavanna....

درج ذیل علماء کرام نے تقریریں کیں: مکرم مولوی پی عبدالناصر صاحب مبلغ سلسلہ پتھہ پریم، مکرم مولوی ایم ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ ایرناکلم، مکرم مولوی پی کے شریف صاحب مبلغ سلسلہ ٹری ونڈرم، مکرم مولوی ہدایت اللہ صاحب ثقافی معلم وقف جدید مریاکنی، مکرم مولوی سلیم صاحب معلم وقف جدید کوڈنگالور، مکرم مولوی صدیق صاحب معلم وقف جدید وانیم بلم، مکرم مولوی انصار مہدی صاحب معلم وقف جدید کاکاناڈ، مکرم نصیر حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ، مکرم مجیب صاحب، مکرم عبداللطیف صاحب اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب کروائی۔

اس کے علاوہ مورخہ ۱۴ /اپریل کو ایڈاکارہ میں ۱۵ /اپریل کو چنداکنو، ۱۶ /اپریل کو پونگوڈ، ۱۸ /اپریل کو منجیری، ۱۹ /اپریل کو کوٹکل میں تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے جن میں مکرم مولوی پی عبدالناصر صاحب مبلغ سلسلہ پتہ پریم مکرم نصیر حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ، مکرم عبدالرحمٰن صاحب کروائی، مکرم مولوی ہدایت اللہ صاحب ثقافی معلم وقف جدید مریاکنی، مولوی ایم ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ ایرناکلم مکرم مولوی سلیم صاحب معلم سلسلہ کوڈنگالور نے تقریریں کیں جن کو کثیر تعداد میں عوام نے سنا۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ سب مقررین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان جلسوں کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

(اے کے صباح سیکرٹری تبلیغ نارتھ علاقا کیرالہ)

مجلس انصاراللہ کالیکٹ کی مساعی

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پروگراموں کے تحت مجلس انصاراللہ کالیکٹ نے درج ذیل مساعی سرانجام دیں۔ ۱۴ /اپریل کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت کی مختلف پہلو بیان کرتے ہوئے ۵ تقریریں کی گئیں۔ ۱۶ /اپریل کو منعقدہ تربیتی اجلاس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مکرم شفیع احمد صاحب قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ کنور زون نے مقالہ پیش کیا اور ۴ انصار بھائیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ماہ اپریل میں انصار بھائیوں نے ایک ہزار سے زائد پمفلٹز شہر کے مختلف حصوں میں تقسیم کئے۔ خلافت جوبلی تقریبات کے بارہ میں تشہیری فلیکس بورڈ ایک سو کی تعداد میں شہر کے مختلف مقامات میں لگائے گئے۔

رسم اجرائی کتاب: مجلس انصاراللہ کی طرف سے شائع کردہ حدیقۃ الصالحین کے مالایالم ترجمہ کی رسم اجرائی کی تقریب مورخہ ۱۳ /اپریل کو مسجد احمدیہ کالیکٹ میں منعقد کی گئی۔

(ایس محمد سلیم زعیم مجلس انصاراللہ کالیکٹ)

شموگہ کے ہسپتال میں شاندار وقار عمل

۲۰ /اپریل کو مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کرناٹک نے خلافت جوبلی کے پروگراموں کے تحت ضلع شموگہ کے سب سے بڑے ہسپتال میں ایک وقار عمل کا بڑے پیمانے پر انعقاد کیا۔ جس میں شموگہ، بنگلور، ساگر، سورب سے بکثرت خدام شامل ہوئے۔ وقار عمل صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک جاری رہا۔ درمیان میں خدام کے لئے ناشتہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ وقار عمل کے بعد مریضوں کی عیادت کی گئی اور تمام مریضوں میں پھل تقسیم کئے گئے۔ اس موقعہ پر ضلع کے اسسٹنٹ سرجن جناب ڈاکٹر مہندر اپّا بھی موجود تھے۔ تمام عملہ پر وقار عمل کا بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ اس موقعہ پر ایک ایکسیڈنٹ کیس آیا اور دو مریضوں کو خون کی اشد ضرورت تھی جس پر دو خدام نے اپنے خون کا عطیہ دیا۔ اسی دن کرناٹک کے ڈپٹی سی ایم مکرم یٹ ورپا بھی تشریف لائے تھے۔ جن کو موقعہ پر ہی جماعت کی اس کاروائی سے آگاہ کروایا گیا۔ (شیخ سمیع الرحمان مبلغ سلسلہ شموگہ)

جھنڈیاں ضلع پنجاب میں مسجد کا سنگ بنیاد

جماعت احمدیہ جھنڈیاں میں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ایک کنال ایک مرلہ زمین خریدی گئی۔ ۵ /فروری ۲۰۰۸ء کو سنگ بنیاد کے لئے قادیان دارالامان سے مکرم تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد تشریف لائے۔ ساتھ ہی سرکل انچارج پٹیالہ مکرم نذیر مشتاق صاحب، پولیس ملازم جناب ایس ایچ او صاحب اور ان کے ساتھی بھی پروگرام ہٰذا میں شریک تھے۔ اسی طرح بستی کے معززین و دیگر افراد بھی شامل ہوئے۔ سنگ بنیاد میں علی الترتیب مکرم تنویر احمد صاحب خادم، جناب ایس ایچ او صاحب، سرکل انچارج پٹیالہ، خاکسار اور چند معزز مہمانان نے اینٹیں نصب کیں۔ اسی طرح تقریب میں مکرم ظہیر احمد صاحب بھٹی معلم سلسلہ و دیگر ساتھی اور پریس رپورٹ بھی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت جھنڈیاں کو ہر نیکی کے فعل پر بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ مسجد ہر لحاظ سے باعث برکت بنائے۔ (شیخ صباح الدین مبلغ سلسلہ جھنڈیاں)

صوبہ ہماچل میں مجالس سوال و جواب کا انعقاد

جماعت احمدیہ لڈبھڈول ضلع منڈی نے مورخہ ۴ /مارچ کو مکرم حبیب خان صاحب کے بیٹے کی شادی کی تقریب کے موقعہ پر مجلس سوال و جواب منعقد کی۔

جماعت احمدیہ چاٹہ: مورخہ ۱۲ /مارچ کو مکرم روشن دین صاحب کے گھر پر ایک تربیتی مجلس لگائی گئی۔

جماعت احمدیہ جوالاجی: مورخہ ۱۶ /مارچ کو نئی تعمیر ہونے والی مسجد میں ایک تربیتی مجلس لگائی گئی۔

جماعت احمدیہ کھبلی: مورخہ ۹ /فروری کو مکرم عزیز الدین صاحب کے بیٹے کی شادی کی تقریب کے موقعہ پر ایک تربیتی مجلس لگائی گئی۔ تمام جگہوں پر معلمین کرام نے مختلف جگہوں سے آنے والے افراد کے سوالوں کے جواب دیئے اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

شکریہ احباب

خاکسار کی والدہ محترم سیدہ ہاجرہ بیگم سیفی مورخہ ۱۲ /فروری ۲۰۰۸ء کو اس جہانِ فانی سے انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ موصوفہ موصیہ تھیں اور حضرت سید سیف اللہ صاحب شاہؓ کی بہو تھیں۔ صوم صلوٰۃ کی پابند اور غرباء کی ضرورتوں کا خیال رکھتی تھیں۔ خاکسار اُن تمام احباب و دوستوں کا شکر گزار ہے جنہوں نے موصوفہ کی وفات پر گھر پر آ کر یا بذریعہ ٹیلی فون تعزیت کا اظہار کیا اور سوگوار خاندان کے جملہ افراد سے ہمدردی و دلجوئی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (اعانت بدر ۵۰ روپئے) (ڈاکٹر سید وسیم احمد سیفی صدر جماعت احمدیہ سچ پہاڑہ اننت ناگ)

انعامی مقالہ برائے سال ۰۹-۲۰۰۸ء
منجانب نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

سال ۰۹-۲۰۰۸ء کے لئے نظارت تعلیم کی طرف سے درج ذیل عنوان مقرر کیا گیا ہے:

''ایک طالب کی زندگی میں خلافت کی برکات نیز طالب علم کا خلیفہ وقت سے کس طرح کا تعلق ہونا چاہئے''

تمام طلباء کو اس مقالے کے مقابلہ میں شرکت کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ نیز احباب جماعت سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے زیر تعلیم بچوں کو اس مضمون کو لکھنے کی تاکید کریں تاکہ طلباء میں تحریر لکھنے کا شوق پیدا ہو۔

مقالہ کی شرائط: ☆مضمون کم از کم 15000 الفاظ پر مشتمل ہو۔

☆ مقالہ صرف اُردو، ہندی اور انگریزی زبان میں سے کسی ایک زبان میں لکھنا ہوگا۔

☆مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔

☆ مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆ مقالہ لکھتے وقت سُرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆ مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ مقابلہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہونگے۔ کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆ مقالہ نویسی میں حصہ لینے کے لئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔

☆ مقالہ لکھنے والوں کے لئے آٹھ انعام مبلغ -/2000 روپئے کے رکھے گئے ہیں۔

☆ مقالہ مورخہ 31 /اگست 2008ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔

☆ اچھا مقالہ لکھنے والوں کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض دُعا پیش کئے جائیں گے۔ جزاکم اللہ

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 17151 :: میں فیضان احمد ولد محمد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن ٹنگنا ماری ڈاکخانہ ابھے پوری ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ والد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ ذاتی جائیداد: اڑھائی بیگھہ زمین ریتیلی بمقام نزاروپٹا جس کی قیمت اندازاً 12000 روپے ہیں۔ مکان رہائشی 2520 مربع فٹ بمقام ٹینگنا ماری بونگائی گاؤں جس کی قیمت اندازاً 137000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4036 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ امان علی　　العبد فیضان احمد　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17152 :: میں عبد اللطیف ولد عبد الغنی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن ٹینگنا ماری ڈاکخانہ ابھے پوری ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ذاتی جائیداد: اراضی 2520 مربع فٹ بمقام ٹینگنا ماری ابھے پوری جس کی قیمت اندازاً 100000 روپے ہے۔ اراضی 1.38 بیگھہ نزار وپٹا ضلع بنگائی گاؤں جس کی قیمت اندازاً 25000 روپے ہے۔ والد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4036 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد عبد اللطیف　　گواہ فیضان احمد

وصیت 17153 :: میں نجمہ بیگم زوجہ مکرم سراج الاسلام قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 1984ء ساکن بدر پور ڈاکخانہ بوالیہ ڈانگا ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 5001 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی ایک جوڑی بالی 5 گرام 22 کیرٹ۔ مکان مع زمین 2 کٹھہ بمقام بدر پور مرشد آباد جس کی موجودہ قیمت 150000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/4/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سراج الاسلام　　الامۃ نجمہ بیگم　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17154 :: میں محمد احمد ناصر ولد محمد حسین درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان واقع ننگل باغبانہ قادیان سوا سات مرلہ زمین پر مشتمل جس کی موجودہ قیمت اندازاً 800000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ انور احمد تنویر　　العبد محمد احمد ناصر　　گواہ سید اعجاز احمد

وصیت 17155 :: میں محمود احمد ولد حکیم الدین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 55 سال تاریخ بیعت 1966ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/6/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3163 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ادریس احمد اسلم　　العبد محمود احمد　　گواہ عبد الحفیظ ناصر

وصیت 17156 :: میں منور احمد اسلم ولد یونس احمد اسلم درویش مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/6/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3210 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم جون 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ انیس احمد اسلم　　العبد منور احمد اسلم　　گواہ محمد احسن

وصیت 17157 :: میں مسماۃ عطیۃ القدیر بنت خورشید احمد انور قوم احمدی پیشہ طالبہ علم عمر 21 سال پیدائش احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6/جولائی 2007ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی 22 کیرٹ ایک عدد چین، ایک انگوٹھی اور ایک جوڑی بالیاں کل وزن 16.770 گرام موجودہ قیمت 13531 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ خورشید احمد انور　　الامۃ عطیۃ القدیر　　گواہ بشارت احمد حیدر

وصیت 17158 :: میں رحمۃ اللہ احمد ولد خلیل احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1991ء ساکن پرسونی ڈاکخانہ بڑسورہ ضلع پرسہ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ 65000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طیب احمد خان　　العبد رحمۃ اللہ احمد　　گواہ مسلم راوت

وصیت 17159 :: میں اسرائیل احمد ولد یونس احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1991ء ساکن پرسونی ڈاکخانہ بڑسورہ رانی گنج ضلع پرسا صوبہ نارائنی انچل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ 65000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نبی حسین　　العبد اسرائیل احمد　　گواہ قیام اللہ راوت گدی

وصیت 17160 :: میں ممتاز بیگم زوجہ میر عبد الرحیم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن محی الدین پور ڈاکخانہ کوسمبی ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8/6/07 وصیت کرتی

ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر 20000 روپئے۔ زیور طلائی: کان کا پھول اور جھمکا 8 گرام، انگوٹھی دو عدد 3 گرام۔ قیمت اندازاً 8000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ میر عبدالرحیم　　الامۃ ممتاز احمد　　گواہ شیخ مسعود احمد

وصیت 17161:: میں میر عبدالرحیم ولد میر محمود علی مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 56 سال تاریخ بیعت 1958ء ساکن محی الدین پور ڈاکخانہ کوکھی ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/6/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔غیر منقولہ جائیداد میں سے 2.395 ڈسمل مشترکہ آبائی جائیداد ہے جس کے حقدار ہم دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔خاکسار کے حق میں جس قدر وراثت کا حصہ جائیداد کے تقسیم کے بعد ملے گا اس کا 1/10 خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کردیگا۔خاکسار زرعی زمین پر ایک مکان بنا کر رہتا ہے جس کی منظوری بھائی بہنوں نے دی ہے۔اس مکان کے بنانے میں تقریباً 70000 روپئے خرچ ہوئے ہیں۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 9828 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ مسعود احمد　　العبد میر عبدالرحیم　　گواہ شیخ ہارون رشید

وصیت 17162:: میں زبیر احمد ولد منور احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ قبرستان ڈاکخانہ قافلہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عطاء المجیب　　العبد زبیر احمد　　گواہ عطاء الکریم

وصیت 17163:: میں محمد رفیق گنائی ولد عبدالرشید گنائی قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع شوپیان صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ یکم اپریل 2007ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جائیداد منقولہ: مکان رہائشی رقبہ 30X24 ہے۔جس میں میرا نصف حصہ ہے۔جس کی قیمت اندازاً 30000 روپئے ہے۔اس کے علاوہ ساڑھے تین کنال زمین باغ کی ہے۔جس کی مالیت تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپئے کی ہے۔اس کے علاوہ جو کوئی جائیداد پیدا کروں گا۔اس کی اطلاع کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ انشاءاللہ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالسلام لون　　العبد محمد رفیق گنائی　　گواہ عبدالرشید ضیاء

وصیت 17164:: میں سعیدہ بیگم زوجہ نذیر احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری ریلوٹ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/2/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔خاکسارہ کی اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔حق مہر مبلغ ایک ہزار روپئے جو کہ میں وصول کر چکی ہوں۔اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ذوالفقار احمد بھٹی　　الامۃ سعیدہ بیگم　　گواہ مبارک احمد بھٹی

وصیت 17165:: میں نذیر احمد بھٹی ولد رحمۃ اللہ مرحوم قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری ریلوٹ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ......وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین اندازاً 40 کنال جو کہ صرف قبضہ کی ہے۔جس میں جنگلات وسرکاری زمین شامل ہے۔اس زمین سے سالانہ آمد پندرہ ہزار روپئے ہوتی ہے۔آبائی زمین اس وقت خاکسار کے پاس 24 مرلہ ہے جو کہ ملکیت ہے۔ایک کچا مکان دس مرلہ جگہ میں بنا ہوا ہے۔اس کے علاوہ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جائیداد سالانہ 15000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ذوالفقار احمد　　العبد نذیر احمد بھٹی　　گواہ مبارث احمد

وصیت 17166:: میں بشیرہ بیگم زوجہ عبدالقادر شجیع جینا یادگیری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن گلبرگہ ڈاکخانہ گلبرگہ ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ایک قطعہ زمین پلاٹ نمبر 25 سروے نمبر 60/1 رقبہ 1200 اسکوائر فٹ موضع بھرم پور تعلقہ وضلع گلبرگہ جس کی موجودہ قیمت 50000 روپئے ہے۔ایک قطعہ زمین پلاٹ نمبر 62 سروے نمبر 281 رقبہ 1200 اسکوائر فٹ تعلقہ یادگیر اسٹیشن روڈ یادگیر جس کی موجودہ قیمت 50000 روپئے ہے۔بعوض حق مہر کی ادائیگی قبل ازیں ہو چکی ہے۔طلائی چوریاں چارعدد وزن 26 گرام، انگوٹھیاں چارعدد 17 گرام، کان کی بالیاں تین جوڑی 10 گرام، گلے کا سیٹ 28 گرام، اشرفی کا ہار 15 گرام، نکلس 22 گرام، زنجیر 15 گرام، چاند کے زیورات جملہ 45 تولے۔کل قیمت 126450 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالقادر رضا　　الامۃ بشیرہ بیگم　　گواہ قریشی محمد عبداللہ تیماپوری

وصیت 17167:: میں عبدالقادر شجیع جینا ولد رحمت اللہ جینا مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن گلبرگہ ڈاکخانہ گلبرگہ ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ایک قطعہ زمین پلاٹ نمبر 24 سروے نمبر 60/1 رقبہ 1200 اسکوائر فٹ موضع بھرم پور تعلقہ ضلع گلبرگہ۔جس کی موجودہ قیمت 50000 روپئے ہوگی۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم اپریل 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرؤف عابد جینا　　العبد عبدالقادر شجیع جینا　　گواہ قریشی محمد عبداللہ تیماپوری

وصیت 17168:: مَیں عبدالرؤف عابد جینا ولد عبدالقادر شجیع جینا قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن گلبرگہ ڈاکخانہ گلبرگہ ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد

از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالقادر شجیج جینا   العبد عبدالرؤف عابد جینا   گواہ قریشی محمد عبدالقادر

وصیت 17169:: میں ایم ایم زبیدہ عبداللہ زوجہ کے کے عبداللہ قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 61 سال ساکن ارناکلم ڈاکخانہ تمنم ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15/6/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک عدد ہار 24 گرام، کنگن دو عدد 12 گرام، رنگ ایک جوڑی 6 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے کے عبداللہ   الامۃ ایم ایم زبیدہ عبداللہ   گواہ کے اے ناصر احمد

وصیت 17170:: میں بی اے رشیدہ زوجہ ٹی پی شوکت علی قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 39 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن ارناکلم ڈاکخانہ ارناکلم ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/1/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک عدد ہار وزن 15 گرام، دو عدد کنگن وزن 18 گرام، انگوٹھی 3 عدد 3 گرام، رنگ ایک عدد 3 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خور ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی پی شوکت علی   الامۃ بی اے رشیدہ   گواہ بی اے محمد نجیب

وصیت 17171:: میں وحیدہ نصار زوجہ نصار احمد کے اے قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن ارناکلم ڈاکخانہ واٹیلا ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ہار چار عدد 80 گرام، کنگن 7 عدد 56 گرام، رنگ 3 عدد 12 گرام، انگوٹھی 6 عدد 6 گرام، ماٹی 4 گرام۔ کل وزن 156 گرام۔ (سبھی زیورات 22 کیرٹ پر مشتمل ہیں) میرا گزارہ آمد از خور ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے اے ناصر احمد   الامۃ وحیدہ نصار   گواہ کے کے عبداللہ

وصیت 17172:: میں پی اے غلام احمد ولد اے عبدالرشید مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ ونگا نلور ضلع تریچور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت خاکسار کی فی الحال کوئی بھی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار کے والد صاحب کے نام جائیداد ہے جو مشترکہ ہے خاکسار کی والدہ اور تین بہنوں پر مشتمل ہے۔ جب بھی تقسیم ہو کر خاکسار کے حصہ پر آئے گی دفتر کو بروقت اطلاع کردی جائیگی۔ انشاء اللہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3635 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے ناصر احمد   العبد پی اے غلام احمد   گواہ نجم الدین

وصیت 17173:: میں سی محمد ہدایت اللہ ولد سی حمزہ قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن النلور ڈاکخانہ النلور ضلع پالگاڈ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی شفیق احمد   العبد سی محمد ہدایت اللہ   گواہ ایس وی محمد فضل

وصیت 17174:: میں کے اے اقبال ولد کے اے عبدالقادر قوم احمدی پیشہ تجارت تاریخ بیعت 1987ء ساکن کوچین ڈاکخانہ فورٹ کوچی ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک مکان جو خاکسار اور اہلیہ دونوں کے نام ہے سروے نمبر 371/1B موجودہ قیمت 1500000 روپیہ۔ ایک لاری جس کی موجودہ قیمت تقریباً 550000 روپئے۔ ایک گوڈز آٹو جس کی موجودہ قیمت 45000 روپئے۔ کل رقم 2095000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے جے ایچ ناصر احمد   العبد کے اے اقبال   گواہ ٹی محمد منزل

وصیت 17175:: میں پی ایم عبدالرحیم ولد این اے محمد کنجو قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹو کاڈ ڈاکخانہ موکوندہ پرم ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین سروے نمبر 298/1، 287/13، 297/5، تینوں ایک ساتھ ملی ہوئی زمین ہے۔ تینوں کو ملا کر کل 35 سینٹ زمین بمقام کوٹو کاڈ ہیں۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 700000 روپئے ہے۔ اس کے علاوہ ابھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی شفیق احمد   العبد پی ایم عبدالرحیم   گواہ پی ایم سلیم

وصیت 17176:: میں ٹی کے ام سلمہ زوجہ پی ایم عبدالرحیم قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹو کاڈ ڈاکخانہ موکوندہ پرم ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین کی طرف سے ورثہ میں 480000 روپئے ملے ہیں۔ زیورات طلائی: چوڑیاں 6 عدد وزن 66.420 گرام، ہار دو عدد 85.440 گرام، بالی ایک سیٹ 8.730 گرام، پازیانہ ایک سیٹ 24.000 گرام۔ کل قیمت اندازاً 158746 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی شفیق احمد   الامۃ ٹی کے ام سلمہ   گواہ پی ایم عبدالرحیم

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بقیہ ”خطاب ۲۷/ مئی“ از صفحہ اوّل

(۲) دوسرے ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ (النور آیت ۵۶) یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پَیر جما دینگے۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کے مظہر ہونگے۔“

حضور انور نے اس کے بعد آیت استخلاف اور اس کا مکمل ترجمہ پیش کیا اور فرمایا یہ آیت مومنین کے لئے ایک عظیم خوشخبری ہے اور دلوں کی سکینت کے لئے ایسی مرہم ہے جس پر جتنا بھی خدا کا شکر ادا کیا جائے کم ہے لیکن یہ ایک فکر میں ڈالنے والی بات بھی ہے، اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ میرا وعدہ مومنین کے لئے ہے، ایسے لوگوں کے ساتھ ہے جو ایمان میں پختہ ہیں اور اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں۔ ایمان اور اعمال صالحہ دونوں لازم و ملزوم ہیں اور عمل صالحہ وہ ہے جس میں کسی قسم کا عُجب، ظلم اور ریا کا خیال تک نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالحہ والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے اور ایسے ہی لوگ خلافت سے فیض پانے والے ہوتے ہیں اور خلافت ان کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہے۔ آج امت مسلمہ میں خلافت کے لئے کتنی کوششیں ہو رہی ہیں لیکن وہ بار آور نہیں ہو سکتیں اور کبھی نہیں ہو سکیں گی اس لئے کہ یہ لوگ اللہ کی مرضی کے بجائے اپنی مرضی کا دین جاری کرنا چاہتے ہیں باوجود اس احساس کے کہ ہم غلطی کر رہے ہیں پھر بھی اللہ کی مرضی کا انکار کر رہے ہیں فرمایا آج جماعت کی خلافت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ ہر فرد کو آیت استخلاف کی حقیقی تفسیر کا فہم و ادراک دے چکی ہے۔ آج تو غیر بھی خلافت کی ترقی اور خوف کی حالت کو امن میں بدلتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ پس کتنے خوش قسمت ہیں ہم لوگ جو مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر اس انعام کے حقدار ٹھہرے ہیں۔

آج یہ بات ہر احمدی پر واضح رہنی چاہئے کہ اس کے حقدار صرف اعمال صالحہ والے ہیں پس یہ آیت جو آیت استخلاف کہلاتی ہے ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کی طرف توجہ رکھیں۔

اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد دشمن کے استہزاء اور ہرزہ سرائیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دشمن نے یہ سوچا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا لیکن خلافت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہامًا فرمایا تھا کہ مَیں نے اپنے ہاتھ سے اور اپنی رحمت و قدرت سے یہ پودا لگایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر جب دوسری قدرت کی خوشخبری دی تھی اور اعلان فرمایا تھا کہ یہ دائمی ہے اس کے تناور ہونے کی پیشگوئی کی تھی اس درخت نے آج تمام دنیا کو اپنے سایہ عاطفت میں پناہ دے رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا تھا کہ میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں یہ اعلان ہر دن نہایت شان سے پورا ہو رہا ہے۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں منکرین خلافت کی ناکامیوں کا تفصیلی ذکر فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سوسالہ دور میں چار خلافتیں مکمل ہو کر پانچویں خلافت ترقیات کی منازل طے کر رہی ہے اللہ کی تائید و نصرت کی ہوائیں بڑی شدت سے چل رہی ہیں اور دشمن کی امیدیں ناکام ہو رہی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے نہایت جلال سے مخالفین احمدیت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیت ہو تو آؤ اور مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہو کر اس خلافت کے نظام کا حصہ بن جاؤ ورنہ تم کوشش کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کر سکو گے، قیامت تک قائم نہیں کر سکو گے۔ خدا کا خوف کرو اور خدا سے ٹکر نہ لو۔

فرمایا: دشمن جہاں کمزور احمدیوں کو دیکھتا ہے ان پر حملے بھی کرتا ہے آج افراد جماعت کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کے لئے دُعائیں کرتے ہوئے خلافت کی اس دوسری صدی میں داخل ہوں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت کی اس دوسری صدی میں داخل ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ۔ یہ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے دروازے کھولنے والا ہے جن کے نتیجہ میں جماعت کی ترقی کے عظیم الشان راستے کھلنے والے ہیں میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اللہ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہ پر لیتا چلا جائے گا۔ کوئی نہیں جو اس دور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ آئندہ روک سکے گا۔ میری تو بہت عرصہ پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ تسلی کرا دی تھی کہ اللہ تعالیٰ وفاداروں کو اپنی جناب سے تیار کرتا رہے گا۔ پس آپ میں سے ہر ایک ان بابرکت وجودوں میں شامل ہو جائے جن کو اللہ خلافت کی حفاظت کے لئے ننگی تلوار بنا کر کھڑا کر دے گا۔

خلافت سے وابستگی کے تعلق سے ایک مقدس عہد

اس کے بعد حضرت امیر المومنین نے تمام حاضرین کو کھڑے کر کے اطاعت و وفا کا درج ذیل عہد لیا۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له

واشهد انّ محمدًا عبده و رسوله۔

”آج خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین۔ اللھم آمین

اس کے بعد حضور نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ اس عہد نے آپ کے اندر پہلے سے بڑھ کر جذبہ پیدا کیا ہوگا۔ خدا کرے کہ یہ ۲۷/مئی کا دن ہمارے اندر ایک نئی روح پھونک دے۔ پس اے میرے پیارو اُٹھو اور میرے پیاروں کے پیارو! اٹھو آج خلافت کی حفاظت کے لئے میدان میں کود پڑو اسی میں تمہاری اور تمہاری نسلوں کی اور انسانیت کی بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس عظیم عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے لمبی دعا کرائی۔ جس میں ایم ٹی اے کے توسط سے تمام دنیا کے احمدی براہ راست شریک ہوئے۔

☆☆☆☆☆

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

بقیہ رپورٹ از صفحہ 20

مسلمانوں میں کوئی نظام نہیں ہے لہٰذا ان میں تقویٰ اور اطاعت کا مادہ نہیں ہے اگر اطاعت کا مادہ ہوتا تو کسی امام کی بیعت کرتے اس کی اطاعت کرتے اس لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ میں امام مہدی کو بھیج کر خلافت علی منہاج نبوت کو قائم فرمایا ہے۔ خدا کے بھیجے ہوئے امام کا تو مسلمان انکار کرتے ہیں اور خود کوششیں کرتے ہیں کہ کسی کو اپنا امام بنالیں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یہ لوگ احمدیوں کی مخالفت میں تو اکٹھے ہوسکتے ہیں لیکن قیام خلافت میں اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ آپ نے خلافت کا انکار کرنے والے غیر مبائعین کا بھی تفصیلی ذکر فرمایا کہ آج وہ ان تمام برکتوں سے محروم ہیں جو خلافت سے وابستہ رہنے سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ نہ ان کا کوئی مرکز ہے نہ واجب الاطاعت امام۔ بہشتی مقبرہ اور نظام وصیت سے محروم ہیں اور اب اپنی شناخت بھی کھو چکے ہیں اور گنتی کے صرف چند افراد رہ گئے ہیں۔

آخر پر محترم صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ اس نے خلافت کی نعمت سے نوازا اس کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے کہ اس نے ہمیں خلافت جوبلی منانے کی توفیق دی۔ حضور ایدہ اللہ کا پیغام ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کردیں اور خلافت کی اطاعت کرتے ہوئے اس مقصد کے حصول کی کوشش کریں۔ جماعت احمدیہ کی تخم ریزی ہوئی اور قیام ہوا اور خلافت اولیٰ میں پہلا بیرونی مشن قائم ہوا۔ اس کے بعد خلافت ثانیہ کے طویل عرصہ میں اور خلافت ثالثہ، رابعہ اور خامسہ میں متعدد مشن قائم ہوتے چلے گئے اور جماعت ہر لحاظ سے ترقی کرتی گئی۔ ۶۷ زبانوں میں ترجمہ قرآن مجید ہوچکا ہے۔ MTA چوبیس گھنٹے چل رہا ہے۔ آپ نے گذشتہ چاروں خلفاء کے دور خلافت کا ذکر کرتے ہوئے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ ۲۰۰۳ء سے ہمارے پیارے موجودہ امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مقاصد عالیہ میں کامیابی عطا فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں احمدی بنائے۔ ہمیں آپ کا سلطان نصیر بنائے اور آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق دے، ہماری کمزوریاں دور فرمائے اور جلد غلبہ اسلام کے سامان فرمائے۔

دُعا کے بعد یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

آرائشی گیٹ و تزئین: اس مبارک موقعہ پر ملکی تنظیموں، مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ کے علاوہ حلقہ مبارک، حلقہ ناصر آباد، حلقہ نور اور دارالانوار کی طرف سے خوبصورت گیٹ بنائے گئے۔ جن پر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی اور خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے نمایاں تھے۔

قادیان کی تمام گلیوں میں خوبصورت جھنڈیاں لگائی گئی تھیں اور مختلف زبانوں میں اور مختلف عبارتوں پر مشتمل بینرز بھی آویزاں کئے گئے تھے جبکہ معززین شہر، مقامی غیر مسلم تنظیموں وسوسائٹیوں اور حکام بالا کی طرف سے بھی مختلف مقامات پر مبارکبادی کے بینرز لگائے گئے۔

چراغاں: مرکزی عمارات مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک، دارالمسیح، منارۃ المسیح، ذیلی تنظیموں کی عمارات پر شاندار چراغاں ہوا اس کے علاوہ تمام احمدی احباب نے اپنے گھروں میں حسب توفیق زیادہ سے زیادہ مختلف رنگوں اور ڈیزائنوں کے بجلی کے قمقمے روشن کئے جس سے قادیان کی بستی بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔

انتظام طعام: ۲۷ مئی کے دن تمام احمدی گھروں میں امارت مقامی کے تحت زردہ اور پلاؤ تقسیم کیا گیا۔

صدقہ جانور: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی منشاء مبارک کے مطابق ۲۷ مئی سے لگاتار چار یوم تک امارت مقامی کے زیر اہتمام ۱۰۱ بکروں کی قربانی دی گئی۔ محترم امیر مقامی صاحب نے جوبلی تقریب سے قبل صدقہ کی تحریک کی تھی جس میں احباب جماعت نے اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیا۔

بہشتی مقبرہ: اگرچہ کافی عرصہ سے بہشتی مقبرہ کی صفائی سڑکوں کی پختگی اور جنازہ گاہ میں یادگار کے قیام کے لئے تعمیراتی کام چل رہا تھا لیکن گذشتہ چند دنوں سے اس میں بہت تیزی آچکی تھی۔ دن رات ایک کرکے بہشتی مقبرہ کو خوبصورت بنایا گیا تمام راستوں پر لال اور ہرے رنگ کی میٹ بچھائی گئی۔ مزار مبارک کی طرف جانے والے راستہ میں دونوں طرف سجاوٹ کی گئی۔ مستورات کے لئے الگ شامیانہ لگا کر وسیع پنڈال بنایا گیا۔ دونوں طرف کے درختوں پر بجلی کے قمقمے ڈالے گئے اور پورے بہشتی مقبرہ کو شاندار طریق پر سجایا اور روشن کیا گیا۔ بیرونی گیٹ کے علاوہ جنازہ گاہ کی طرف جانے والے رستہ کے شروع میں ایک بہت بڑا گیٹ بنایا گیا جبکہ جنازہ گاہ کے قریب ایک اور خوبصورت گیٹ بنایا گیا اور دونوں کو پھولوں اور بجلی کے قمقموں سے بہت خوبصورت رنگ سے سجایا گیا۔

اسی طرح مقام قدرت ثانیہ اور جنازہ گاہ کو بھی میٹ بچھا کر جھنڈیوں اور قمقموں سے نہایت شاندار رنگ میں مزین کیا گیا۔ ترتیب سے کرسیاں لگائی گئیں، پنکھوں کا مناسب انتظام تھا۔ جن پر احباب جماعت کے علاوہ بیرونی علاقوں اور قادیان کے معززین کے لئے بیٹھنے کا وسیع انتظام کیا گیا تھا۔ درمیان میں بہت بڑی سکرین لگائی گئی جس پر ایم ٹی اے سے نشر ہونے والے پروگرام Live دکھائے گئے۔

معززین شہر کو دعوت: معززین و اہالیان شہر کے علاوہ قرب وجوار کے سرکردہ اصحاب کو بھی اس عظیم الشان جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت نامے دیئے گئے چنانچہ کثیر تعداد میں غیر مسلم احباب وسرکردہ سیاسی لیڈر اور اخباروں کے نمائندے تشریف لائے۔

نمائش: خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے اس مبارک موقعہ پر سرائے طاہر میں جامعہ احمدیہ کی طرف سے ایک شاندار نمائش چند روز تک لگائی گئی جس میں مردوں اور خواتین کے لئے الگ الگ وقت رکھے گئے تھے۔ یہ اوقات صبح آٹھ بجے سے رات ۱۱ بجے تک مقرر تھے۔ نمائش کا افتتاح ۲۵ مئی کو محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے فرمایا۔ اس نمائش میں خلافت احمدیہ کے تحت ہونے والی جماعتی ترقیات کو نمایاں کیا گیا تھا۔

وقار عمل و صفائی: اگرچہ کہ گذشتہ کئی دنوں سے قادیان میں صفائی کا خاص خیال رکھا جارہا ہے تاہم ایک دن خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام قادیان کے تمام علاقوں میں مثالی وقار عمل کیا گیا جس سے نالیوں راستوں اور مختلف جگہوں میں صفائی کی گئی۔ جو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر نگرانی تمام خدام قادیان نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔

MTA سے ایمان افروز نظارہ: شام ساڑھے تین بجے جملہ احباب جماعت مرد وخواتین مقام ظہور قدرت ثانیہ میں اکٹھے ہوئے۔ اسی طرح قادیان اور مضافات سے غیر مسلم بھائی وسرکردہ افراد تشریف لائے جن کے بیٹھنے کے لئے شاندار وسیع انتظام تھا۔ درمیان میں ایک بڑی سکرین کے ذریعہ MTA پر براہ راست پروگرام پیش کیا جارہا تھا۔ ایم ٹی اے پر قادیان ربوہ اور لندن سے احباب جماعت کے انٹرویو پیش کئے جارہے تھے جن میں خلافت احمدیہ کی برکات خلافت سے عقیدت ومحبت اور اس مبارک تقریب پر دلی کیفیات و جذبات کا والہانہ اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شکر ادا کیا جارہا تھا۔ جس کو دیکھ کر عجیب روحانی لذّت محسوس ہورہی تھی۔ غیر مسلم بھی اس نظارہ کو دیکھ کر متعجب و حیران تھے اور احباب جماعت کو مبارکباد پیش کررہے تھے۔ ہر فرد جماعت چھوٹا بڑا خوش تھا، خوشی کا اظہار کررہا تھا۔ ہر ایک کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے اور سب اپنی خوش قسمتی پر نازاں تھے۔ ساڑھے تین بجے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے لوائے احمدیت لہرایا جو مقام ظہور قدرت ثانیہ کے قریب ہی نصب کیا گیا تھا۔ تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہوگئے۔ نعرہ تکبیر کی بلند آوازوں نے فضا میں ارتعاش پیدا کردیا۔ دلوں کو گرما دیا۔ اس کے بعد آپ نے پرسوز دعا کرائی۔ اگرچہ کہ موسم کافی گرم تھا تاہم آہستہ آہستہ ہوا اور دن کے ڈھلنے کے ساتھ ساتھ گرمی کی شدت کم ہوتے ہوئے خوشگوار صورت اختیار کرگیا۔ اس وقت ایک شاندار نظارہ ظاہر ہوا جسے مذاہب عالم بلکہ دنیا کی تاریخ میں پہلی بار دیکھا گیا۔ قادیان، ربوہ اور لندن سے براہ راست مناظر ساری دنیا میں نشر ہوئے۔ اس موقعہ پر تمام حاضرین کے لئے شربت اور شیرینی کا انتظام تھا۔

موسم کی خرابی اور سازگار ہونا: دوپہر کے وقت موسم نے شدید آندھی اور بارش کی صورت اختیار کرلی جس سے لگتا تھا کہ سارا انتظام درہم برہم ہوجائے گا اور موسم کی خرابی کی وجہ سے مقام ظہور قدرت ثانیہ پر وسیع انتظامات کے باوجود جلسہ نہ ہوپائے گا۔ ہر ایک کو فکر لاحق تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور خدا کے فرشتوں نے یکدم موسم کو بدل دیا اور نہایت شان کے ساتھ جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔

خطاب حضور انور: 5:20 بجے حضور سٹیج پر تشریف لائے۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم قصیدہ عربی اور ترجمہ قصیدہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے چھ بجے نہایت بصیرت افروز اور تاریخی خطاب فرمایا جو دو گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہا۔ اس خطاب کے خلاصہ کو ہم اسی شمارے میں صفحہ اوّل پر شائع کررہے ہیں۔

پریس اینڈ پبلیسٹی: ۲۷ مئی کی پُروقار تقریب کے حوالے سے اخبارات نے ۲۵ مئی سے ہی لگاتار خبریں شائع کیں جبکہ ۲۷ مئی کے روز اردو روزنامہ ہند سماچار جالندھر، ہندی روزنامہ دینک جاگرن اور پنجابی روزنامہ نواں زمانہ اور سچ دی پٹاری نے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی سے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مکمل پیغام کا متن حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا جبکہ درج ذیل اخبارات نے ۲۹ مئی تک حضور انور کے پیغام کے خلاصے کے ساتھ ساتھ جوبلی سے متعلق خبریں اور جماعت کی ترقیات اور رواداری کی تعلیم سے متعلق مضامین شائع کئے۔

۱۔ دیش سیوک (پنجابی) چنڈیگڑھ ۲۔ نواں زمانہ (پنجابی) چنڈیگڑھ ۳۔ چڑھ دی کلا (پنجابی) پٹیالہ سچ دی پٹاری (پنجابی) بٹالہ ۴۔ اجیت (پنجابی) جالندھر ۵۔ پنجابی ٹریبون (پنجابی) چنڈیگڑھ ۶۔ پنجاب کیسری (ہندی) جالندھر ۷۔ دینک جاگرن (ہندی) جالندھر ۸۔ امراجالا (ہندی) جالندھر ۹۔ دینک بھاسکر (ہندی) جالندھر ۱۰۔ اجیت سماچار (ہندی) جالندھر ۱۱۔ ٹائمز آف انڈیا (انگلش) چنڈیگڑھ ۱۲۔ ہند سماچار (اردو) جالندھر

علاوہ ازیں قومی چینل دور درشن جالندھر نے تین مرتبہ اپنی نشریات میں جوبلی سے متعلق خبر نشر کی علاوہ ازیں D.Tv، پنجاب ٹوڈے، Mh1 میں جوبلی تقاریب سے متعلق خبریں نشر ہوئیں۔ ساتھ ہی بھارت کے طول وعرض سے جوبلی پروگراموں کی وسیع کوریج کی اطلاعات موصول ہورہی ہیں۔ جن کا خلاصہ بعد میں دیا جائے گا۔

اس مبارک تقریب کے موقعہ پر محترمہ پرتیبھا پاٹل صدر جمہوریہ ہند نے اپنا مبارکبادی کا پیغام بھجوایا تھا جو اسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

مقام ظہور قدرت ثانیہ پر

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی عظیم الشان تقریب

احباب ومستورات قادیان کے لئے ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کا دن خوشیوں اور شادمانیوں سے بھرپور رہا۔ اس روز صبح سے ہی تمام احمدی احباب اور دیگر اہالیان قادیان بھی اس انتظار میں تھے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن سے براہ راست خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی تقریب سے خطاب فرمائیں گے۔ یہ تقریب اس اعتبار سے بھی نہایت ایمان افروز تھی کہ حضور انور نے اپنے اس ایمان افروز خطاب کے ذریعہ تینوں مراکز احمدیت کو ایک ساتھ ملا دیا۔ قادیان سے جو تقریب مقام ظہور قدرت ثانیہ میں ہوئی کو سیدھے لندن اور ربوہ میں ٹیلی کاسٹ ہوئی اسی طرح ربوہ کی تقریب کو احباب جماعت احمدیہ یوکے اور قادیان نے براہ راست دیکھا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جو لندن سے خطاب فرما رہے تھے اس میں قادیان اور ربوہ کے نظارے بھی دکھائے گئے اور چونکہ یہ پروگرام MTA پر نشر ہوا اس لئے تمام دنیا نے بھی اسے براہ راست دیکھا اور تمام دنیا نے یہ ایمان افروز نظارہ بھی دیکھا کہ خلافت احمدیہ سے اخلاص ووفا کا جو عہد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے دہرایا وہ تمام دنیا کے احمدیوں نے حضور کے ارشاد پر کھڑے ہو کر دہرایا اور یہ تاریخ احمدیت میں پہلا موقعہ تھا کہ کسی بھی خلیفۃ المسیح نے عالمگیر جماعت احمدیہ سے خلافت کی اطاعت ووفا کا عہد اس رنگ میں لیا کہ تمام دنیا کے احمدی اس میں شامل ہو گئے۔

مقام ظہور قدرت ثانیہ میں ہونے والی اس مبارک تقریب کے لئے احباب قادیان ساڑھے تین بجے سہ پہر سے ہی جمع ہونے شروع ہو گئے تھے مختلف دیہاتوں سے غیر مسلم افراد، سرپنچ صاحبان اور ضلعی حکام بھی اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے اسی طرح قادیان سے قریب صوبوں ہریانہ، ہماچل، اترانچل، یوپی اور کشمیر دہلی کیرالہ اور پاکستان سے بھی احباب اس تقریب کے لئے تشریف لائے ٹھیک ساڑھے چار بجے حضور انور کا خطاب شروع ہوا حضور ایدہ اللہ کے خطاب سے پہلے قادیان ربوہ اور لندن کی تقاریب میں موجود احباب مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے رہے اور اپنے تاثرات کا اظہار کرتے رہے۔

مقام ظہور قدرت ثانیہ وہ مقام ہے جہاں ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کے روز احباب جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں خدا تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود بھی ظاہر ہونگے جو قدرت ثانیہ کے مظہر ہونگے اس اعتبار سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے جس مقام پر بیعت لی تھی اس کو مقام ظہور قدرت ثانیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس جگہ پر پہلے سنگ مرمر کی بڑی تختی پر مقام ظہور قدرت ثانیہ لکھا ہوا موجود تھا اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں اس مقام پر نہایت خوبصورت یادگار تعمیر کی گئی ہے اور اس جگہ کو تین حصوں میں تقسیم کر کے پہلے حصہ میں جہاں بیعت اولیٰ ہوئی تھی ایک گول پلیٹ فارم بنا کر اس کے بیچ میں شیشے کی اونچی اونچی پانچ پلیٹوں میں آیت استخلاف خلافت علی منہاج نبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور قدرت ثانیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کندہ کئے گئے ہیں اور شیشے کے ساتھ فوارے کی شکل میں اوپر سے نیچے کی طرف گرنے والا پانی اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر دیتا ہے۔

اس خوبصورت یادگار کے ساتھ جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا جسد اطہر رکھا گیا تھا اور آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی تھی وہاں ایک آرچ زیر تعمیر ہے علاوہ اس کے گیٹ بہشتی مقبرہ سے جنازہ گاہ کی طرف جانے والے رستہ پر دورویہ مختلف زبانوں میں نہایت خوبصورت پتھر کی پلیٹوں پر آیت استخلاف کا ترجمہ کندہ کیا گیا ہے۔

۲۷ مئی کی سہ پہر یہ تمام نظارہ نہایت دلفریب اور خوش کن تھا جبکہ اس یادگار کے ایک طرف ایک بڑی Screen آویزاں کی گئی تھی جس پر ایم ٹی اے کے Live پروگرام نشر ہو رہے تھے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خطاب بھی نشر ہوا۔

تقریب کی جگہ پر خوبصورت کرسیاں چاروں طرف لگائی گئی تھیں اور ایک اسٹیج بھی بنایا گیا تھا جہاں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان ومحترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان رونق افروز تھے جبکہ محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نعرہ تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں کے ساتھ خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے بلند کرتے تھے جن کی آوازیں ربوہ اور لندن میں بیک وقت سنائی دے رہی تھیں۔ مستورات کے لئے علیحدہ پنڈال بھی ساتھ ہی بنایا گیا تھا۔ اس موقعہ پر احباب و مستورات کے لئے ضیافت کا انتظام بھی تھا۔

☆☆☆☆☆

"اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر

محترمہ پرتبھا پاٹل صدر جمہوری ہند کی جانب سے مبارکبادی کا پیغام

सत्यमेव जयते

Archana Datta (Mukhopadhyay)
Officer on Special Duty (Public Relations)

President's Secretariat,
Rashtrapati Bhavan,
New Delhi - 11004

MESSAGE

The President of India, Smt. Pratibha Devisingh Patil is happy to know that the World Wide Ahmadiyya Muslim Community is celebrating its 'Khilafat-e-Ahmadiyya Centenary on May 27, 2008 at Qadian, District Gurdaspur.

The President extends her warm greetings and felicitations to all those associated with the community and wishes the Celebrations all success.

Officer on Special Duty (PR)

جامعہ احمدیہ قادیان میں

داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

تمام امراء کرام وصدر صاحبان ومبلغین ومعلمین کرام سے درخواست ہے کہ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے اور اپنی زندگیاں وقف کرنے کے خواہشمند اور حصول علم کی اعلیٰ استعداد رکھنے والے طلباء کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔

امسال جامعہ احمدیہ کا تدریسی سال ۱۲ر جولائی ۲۰۰۸ء سے شروع ہو رہا ہے۔ نئے داخل ہونے والوں کا تحریری امتحان جامعہ کھلنے کے دو دن بعد مورخہ ۱۴ر جولائی کو ہوگا۔ لہٰذا داخلہ لینے والے طلباء کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ پرنسپل جامعہ احمدیہ کو خط لکھ کر جلد از جلد داخلہ فارم منگوالیں۔ پھر اس فارم کی تکمیل کر کے مع سندات (میٹرک سرٹیفکٹ) صدر اور امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ واپس پرنسپل جامعہ کو ۳۰ر جون ۲۰۰۸ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک بھجوادیں۔ اس کے بعد میں موصول ہونے والے فارم نیز فیکس سے بھجوائے ہوئے فارم وسندات قابل قبول نہ ہونگے۔ فارم ہر لحاظ سے مکمل اور درست ہونے کی صورت میں قادیان تحریری امتحان کے لئے بلایا جائے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

جامعۃ المبشرین قادیان میں

داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جملہ امراء وصدر صاحبان ومبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2008 سے جامعۃ المبشرین قادیان کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر پرنسپل جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم صوبائی امراء ومبلغین کرام کو بھجوائے جا رہے ہیں۔

شرائط داخلہ:: (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔ (۲) جسمانی وذہنی طور پر صحت مند ہو (معذور نہ ہو) (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ضروری ہے۔ (۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ (۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ (۷) امیر جماعت/صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ کی دینی واخلاقی حالت تسلی بخش ہے۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع ۴ عدد فوٹو (Stamp Size)۔ 30 جون 2008ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوادیں۔ داخلہ فارم پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

(پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان)

جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اور جماعت کی ترقی اب ان مخالفین کے لئے کافی ہونی چاہئے۔

تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے

آج کل کے علماء کو اپنی حالت کی اصلاح کرنی چاہئے اور خدا کے مامور کے مقابلہ میں تکبر کو خیر باد کہنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۳ رمئی ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لفظ جبّار کے حوالہ سے گزشتہ خطبہ جمعہ میں مَیں نے اس لفظ کی خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق کچھ تشریح کی تھی کہ جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے تو اس کا مطلب اصلاح کرنے والا ہے۔ نماز میں بھی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا سکھلائی ہے کہ واجبرنی وارزقنی وارفعنی اِس میں واجبرنی کا مطلب ہے کہ اے اللہ میری اصلاح فرما اور میرے روحانی معاملات کو سنوار دے یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس لئے سکھائی تھی تا کہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی اصلاح کی بھیک مانگیں اور اس بات سے بچیں کہ یہ لفظ کہیں انسان کو ان معنوں کا حامل نہ بنادے جس میں انسان سرکشی کا شکار ہوجاتا ہے اور خاص طور پر ایسی سرکشی جو نبیوں کی مخالفت کے طور پر ہوتی ہے۔ اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام بھی ہے جو ۱۸۸۳ء کا ہے یعنی تُوْبُوْا وَاصْلِحُوْا وَاِلَى اللّٰهِ تَوَجَّهُوْا یعنی توبہ کرو اور اصلاح کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ الہام اِس وقت کا ہے جب کہ آپ نے ابھی بیعت نہیں لی تھی اور چھ سال پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے الہامًا آپ کے ذریعہ بتادیا تھا کہ اپنی اصلاح کے لئے خدا کی طرف توجہ کرو۔ خالص ہوکر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرو خدا کا مامور آچکا ہے اللہ کی رحمت جوش میں آچکی ہے۔ اس لئے خدا کے مامور کی آمد پر کفر نہ کرنا۔ فرمایا آج بھی مسلمانوں کی حالت فکر مندی والی حالت ہے۔ دوسری طرف کثرت سے خدا تعالیٰ کے انذاری نشانات ظاہر ہورہے ہیں جو اس بات کی طرف نشان دہی کررہے ہیں کہ خدا کا مامور آچکا ہے اور اس کے خلاف سرکشی کرنے کی وجہ سے ہی یہ نشانات ظاہر ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: اَلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (سورۃ البقرہ: ۱۶۱) یعنی وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور (اللہ کے نشانات کو) کھول کھول کر بیان کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر میں توبہ قبول کرتے ہوئے جھکوں گا۔ اور مَیں بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہوں۔

پس مخالفین احمدیت کے لئے قابل غور ہے کہ وہ خدا سے لڑائی نہ کریں۔ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اور جماعت کی ترقی اب ان مخالفین کے لئے کافی ہونی چاہئے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں امت محمدیہ کی اصلاح کی ایک تڑپ تھی جو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کے رنگ میں آپ کو سکھائی کہ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ: قرائن بتا رہے ہیں کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ وہ علماء اور رہنما جو عوام الناس کی غلط رہنمائی کررہے ہیں اگر وہ اپنی اصلاح نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آئیں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسیح موعود علیہ السلام کا وہ حوالہ پیش فرمایا جس میں آپؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ جو مصلح بننا چاہتا ہے وہ خود روشن ہو۔ دیکھو سورج پہلے خود روشن ہے پھر وہ دوسروں کو روشن کرتا ہے۔ پس چاہئے کہ جو قوم کی اصلاح کرے اور قوم کی خیر خواہی کا خواہش مند ہو وہ خود اصلاح یافتہ ہو لیکن اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی وجہ سے علماء خود بدترین مخلوق بن چکے ہیں ضروری ہے کہ خدا کے مامور کی طرف آویں تب ہی اللہ تعالیٰ اب ان کی اصلاح کی صورت پیدا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ یہ سرکشی چھوڑ کر اور مامور من اللہ کی مخالفت چھوڑ کر اس کی طرف جھکیں اور ظلم سے اپنے ہاتھوں کو روکیں۔ پاکیزہ زندگی حاصل کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ انسان تکبر کو چھوڑ دے جب انسان متقی بنتا ہے تو پھر دیکھ لیتا ہے کہ حقیقی روشنی آسمان سے آتی ہے جو تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے اور یہ خدا کے فضل پر موقوف ہے اور سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان خود کو لاشے محض سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر خدا کے فضل کو طلب کرے اور اس نور مغفرت کو مانگے جو جزبات نفس کو جلا دیتا ہے۔ پھر اگر کہیں شرح صدر حاصل ہوجائے تو تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ فروتنی اور انکساری میں ترقی کرے کیونکہ اس سے خدا کے فضل نازل ہوتے ہیں اور اخلاقی حالت سنورتی ہے۔ پس آج کل کے علماء کو اپنی حالت کی اصلاح کرنی چاہئے اور خدا کے مامور کے مقابلہ میں تکبر کو خیر باد کہنا چاہئے خدا تعالیٰ قیامت کو پوچھے گا الم یاتکم نذیر (سورہ الملک: ۹) کہ کیا تم میں تم میں سے ہی نذیر نہیں آیا تو خدا کو جواب دینا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ منکرین کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ خدا کی طرف سے آنے والے امام کو مانیں تا کہ خدا کے انذار سے بچ سکیں اور ہمیں بھی جو اس زمانہ کے امام کو ماننے والے ہیں اپنی اصلاح کرنے اور عاجزی سے اس کے حضور جھکنے کی توفیق عطا فرمائے

☆☆☆☆

اطلاع

بعض تکنیکی خرابیوں کی وجہ سے یہ شمارہ ڈبل کر کے شائع کیا جارہا ہے۔
ادارہ اس کے لئے معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ بدر قادیان)

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ر دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کردیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت: جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 29 May, 5th June 2008 | Issue No. 22-23

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

قادیان دارالامان میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے عظیم الشان تاریخی پروگراموں کی جھلکیاں

☆نماز تہجد☆مزار مبارک پر اجتماعی دُعا☆ پُر وقار جلوس☆جلسہ یوم خلافت☆پرچم کُشائی☆چراغاں
☆آرائشی گیٹوں کی تنصیب ☆پیغام صدر جمہوریہ ہند ☆وسیع پیمانے پر تشہیر

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل واحسان ہے کہ خلافت احمدیہ کی پہلی صدی کے اختتام اور دوسری صدی کے آغاز کا عظیم الشان دن ہماری زندگیوں میں آیا اور حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت و رہنمائی میں یہ جوبلی شاندار طریق پر عالمگیر جماعت احمدیہ منارہی ہے۔ قادیان دارالامان میں ۲۷ رمئی کے پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے ساڑھے تین بجے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ مسجد مبارک میں مستورات کے لئے انتظام تھا۔ دونوں مساجد مردوزن چھوٹے بڑے افراد سے پوری طرح بھری ہوئی تھیں اسی طرح مسجد نور ،مسجد ننگل اور کاہلواں کی مسجد میں بھی نماز تہجد ادا کی گئی۔

نماز فجر کے بعد تمام افراد مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر حاضر ہوئے اور محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے طویل دُعا کرائی۔ بعدہٗ مقام ظہور قدرت ثانیہ پر تمام افراد جماعت اکٹھے ہوئے اور وہاں اجتماعی دُعا کے بعد احباب جماعت کو گیٹ بہشتی مقبرہ پر جلوس کی شکل میں ترتیب دیا گیا جس کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی نگرانی میں آگے بیچ کی دو لائنوں میں ممبران صدر انجمن احمدیہ، ناظران و افسران صیغہ جات تھے اور دونوں اطراف مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ملکی و مقامی ایک لائن میں سکارف پہن کر ساتھ ساتھ چل رہے تھے اس کے پیچھے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو اور خلافت احمدیہ زندہ باد و انسانیت زندہ باد، مرزا غلام احمد کی جے کے بڑے سائز کے بینرز تھے جبکہ چھوٹے بچے چھوٹے سائز میں انہی عبارتوں پر مشتمل جھنڈے لئے ہوئے تھے۔ تمام جلوس میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ اور محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ جلوس کے آگے آگے چلتے رہے۔ یہ جلوس گیٹ بہشتی مقبرہ سے سیدھے لنگر خانہ سے ہوتے ہوئے مسجد مبارک کے گیٹ کے سامنے آکر رُکا جہاں پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک سے اجتماعی دُعا کرائی اس دُعا کے بعد مکان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ پر بھی اجتماعی دُعا ہوئی جو محترم محمد عارف صاحب ننگلی نائب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے کرائی یہاں پر دُعا کے بعد جلوس احمدیہ پریس کے پاس سے گزرتا ہوا مین سڑک پر آیا اور نور ہسپتال کے سامنے سے مسجد نور کی طرف چلا۔ S.S. باجوہ اسکول کے پاس سے ہوتا ہوا خالصہ سکول (سابقہ بورڈنگ احمدیہ) کے پاس سے گزرتا ہوا مسجد نور پہنچا۔ راستہ بھر میں معززین شہر اور اور غیر مسلم تنظیموں وسوسائٹیوں کی طرف سے جگہ جگہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مبارک ہو کہ بینر اور گیٹ بنائے گئے تھے نیز راستہ میں جگہ جگہ معززین شہر کھڑے ہو کر اس جلوس کا خیر مقدم کرتے اور بعض افراد جلوس میں شامل ہو کر ساتھ ہی چل پڑتے جو کہ انسانیت اور رواداری کی بہترین مثال پیش کرر ہا تھا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ وہائٹ ایوینیو میں بھائی چمن سنگھ خالصہ نے اپنے گھر سے باہر آکر پُر جوش استقبال کیا اور محترم ناظر صاحب اعلیٰ کو سروپا پیش کیا جبکہ مکان کے اوپر سے اہل خانہ نے پورے جلوس پر گیندے کے پھول برسائے۔ الغرض پورا راستہ جلوس کا پُر جوش خیر مقدم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سب کے اخلاص کی بہترین جزا دے۔

۶ بجے یہ جلوس مسجد نور پہنچا جہاں محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی زیر صدارت ایک مختصر سا جلسہ ہوا جس میں محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے نہایت جامع رنگ میں آج کے دن کی اہمیت اور مسجد نور کا تاریخی پس منظر بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اس وقت یہ مسجد ایس این کالج کے احاطہ میں ہے۔ کالج کی انتظامیہ اور یہاں کے غیر مسلم پڑوسی بہت اچھا سلوک کرر ہے ہیں۔ ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اس مسجد کی تعمیر ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے شروع فرمائی اور ۱۹۱۲ء میں مکمل ہوئی۔ اور خلافت ثانیہ کا انتخاب بھی یہاں ہی ہوا اس لئے یہ مسجد اور اس کے اردگرد کی عمارتیں ہمارے لئے مقدس اور تاریخی اہمیت کی حامل ہیں۔ اس خطاب کے بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے اجتماعی دُعا کرائی اور جملہ حاضرین کی چائے بسکٹ اور لڈّوں سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد جملہ افراد جماعت واپس اپنے گھروں میں تشریف لے گئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پورے راستہ میں میونسپلٹی کی طرف سے پانی کا چھڑکاؤ کے ساتھ دونوں طرف چونے کی لائنیں ڈالی گئیں۔

جلوس سے واپسی کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے دارالمسیح میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے مکان پر بالائی منزل پر لوائے احمدیت لہرایا جس کے بعد محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ایوان خدمت کی چھت پر لوائے احمدیت لہرایا پھر مکرم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے ایوان انصار کی چھت پر لوائے احمدیت لہرایا جس کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب صدر انتظامیہ کمیٹی نور ہسپتال نے نور ہسپتال کی چھت پر لوائے احمدیت لہرایا اور محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم نے جامعہ احمدیہ میں سرائے طاہر کی چھت پر اور جامعۃ المبشرین میں گیسٹ ہاؤس کی چھت پر لوائے احمدیت لہرایا جبکہ محترم رشید الدین صاحب پاشا صدر عمومی نے نصرت لائبریری میں لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام لوائے احمدیت لہرایا یہ تمام تقاریب نہایت باوقار طریق پر خدام کے پہرے میں دو ناظر صاحبان کی موجودگی میں نہایت عزت واحترام اور دُعا کے ساتھ انجام پائیں۔

صبح 9:15 بجے محترم حافظ صالحہ محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کی زیر صدارت مسجد اقصیٰ میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم عبدالوکیل صاحب نیاز نائب ناظم وقف جدید وایڈیٹر دوماہی رسالہ انصاراللہ قادیان نے سورہ النور کی آیت ۵۲ تا ۵۸ کی تلاوت کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ترجمہ قرآن مجید سے ان آیات کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیز کے راشد احمد متعلم جامعہ احمدیہ اور اس کے ساتھیوں نے ایک ترانہ

خلافت ہے نعمت خلافت انعام
خلافت ہے تجدید دیں کا پیام

خوش الحانی سے پیش کیا۔

حضور اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر ارسال کردہ بصیرت افروز پیغام مکرم منصور احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے پڑھ کر سنایا۔

ازاں بعد مکرم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اور خلافت راشدہ کا قیام کے عنوان پر پُر جوش تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اگلے روز خلافت کا انتخاب عمل میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ سے آپ کی وفات کے اشارے دے رہا تھا۔ اس موقعہ پر صحابہ کی غم کی کیفیت اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے قیام کے لئے کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے فرمایا کہ صحابہ ایک لمحہ کے لئے بھی اطاعت امیر سے الگ نہ ہونا چاہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت ،اطاعت اور خلافت کے متعلق اس شدت اور سختی سے امت کو تاکید فرمائی ہے کہ اس کے بغیر مرنے والے کی موت جہالت کی موت قرار دی۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امارت کا بہت خیال رکھتے تھے اسی لئے تو آپؐ نے فرمایا کہ تین آدمی بھی سفر کریں تو ایک کو امیر مقرر کر لیں آج دس کروڑ مسلمانوں کو فکر نہیں کہ ان کا ایک امام ہو بڑی عجیب بات ہے آج ہم وہ خوش قسمت ہیں جس کے امام کا دعویٰ ہے کہ مجھے خدا نے مقرر کیا ہے اور دنیا کے ۱۹۰ ممالک میں کروڑوں احمدیوں کا ایک واجب الاطاعت امام ہے اور یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور اللہ تعالیٰ کے مومنین سے کئے گئے وعدے کے مطابق عمل میں آیا ہے۔ پس آج اگر امت مسلمہ نے فتنوں اور مصیبتوں سے بچنا ہے تو اس ڈھال کے پیچھے آنا ہوگا جو خود خدا نے مسلمانوں کو عطا کی ہے آج اللہ کے فضل سے حضرت مرزا مسرور احمد عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام اور وہ حقیقی خدائی ڈھال ہیں جس کے پیچھے تمام مسلمانوں کو آنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کے ہر حکم کو ماننے کی توفیق دے۔

دوسری تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید نے، منکرین خلافت کا انجام کے عنوان سے فرمائی۔ تقریر سے قبل آپ نے حیدر آباد کے امیر صاحب کی طرف سے آمدہ فیکس کے ذریعہ خلافت جوبلی کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ محترم مولانا صاحب نے آیت استخلاف کی روشنی میں ہی فرمایا کہ جو خلافت کا انکار کریں گے وہ بدکردار اور نافرمان لوگ ہونگے۔ فرمایا آیت استخلاف سے پہلے مومنوں کو اطاعت کا حکم ہے اور آج مسلمان کہتے ہیں کہ اللہ اور رسول کو مان لیا اور امام مہدی کو نہ مانا تو کیا حرج ہے۔ فرمایا کہ آج

بقیہ رپورٹ ”تقریب خلافت جوبلی“ صفحہ نمبر17 پرملاحظہ فرمائیں